٢٤٤٤

١٤/-

Phala Mahal

شہزادہ محمد سعید

(٣٤)

SALIG RAM PRESS SRINAGAR

THE KASHMIR NOVEL AGENCY.

Name ...Pir Hassumud... Section...922

No:, ________ Price ...1/-...

PROPRIETOR

PIR HASAMUD DEEN KASHMIR

M

نوٹ: بعض کتب فروشوں نے نقلی ڈرامے چھاپے ہیں جو درحقیقت مصنف کے نام کو بدنام کر رہے ہیں خریدنے کے وقت ملاحظہ کر لیں

M

# مکمل ڈرامہ شہزادہ ممتاز سوال دوم

/16/

جملہ حقوق محفوظ ہیں

بہ فرمائش ملک شاہ دین و ملک امیر الدین تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

کتب ناٹک مفصلہ ذیل جو آجکل تھیٹریکل کمپنیوں میں کھیلے جاتے ہیں۔ ہماری دوکان میں موجود ہیں۔ جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو بارعایت قیمت مقررہ یا بذریعہ ویلیوپے ایبل طلب فرمائیں۔ فوراً روانہ ہونگی ؛

# مفصلہ ذیل ناٹک

| نام | قیمت | نام | قیمت | نام | قیمت |
|---|---|---|---|---|---|
| ظلم اظلم | ۴ر | طلسم ہوشربا | ۴ر | چھبیاں منیاں | ۱۰ر |
| سیف سلیمانی | ۴ر | صنوبر شمشاد | ۳ر | کیسر جعفر | ۱۰ر |
| بزم فیروز جشن پرستان | ۴ر | نقش سلیمانی | ۴ر | ہریش چندر ناٹک نظیر | ۴ر |
| بزم فرخ حافظ | ۴ر | محمود شاہ | ۴ر | الہ دین چراغ عجیب | ۴ر |
| علی بابا | ۴ر | پورن بھگت | ۳ر | بین شہزادی | ۴ر |
| فریب فتنہ | ۳ر | شیریں فرہاد | ۴ر | رام بیلا ناٹک | ٦ر |
| پولیس ڈراما | ۵ر | انجام محبت | ۴ر | نل دمن حصہ اول | ۴ر |
| بے نظیر بدر منیر | ۴ر | پسندیدہ جہاں | ٦ر | 〃 〃 دوم | ۴ر |
| بزم سلیمان | ۳ر | گنجینہ محبت حصہ اول | ٦ر | جدید ناٹک حقیقت سمے | ٦ر |
| گل بکاولی | ۵ر | 〃 〃 دوم | ٦ر | بلبل بیمار | ۴ر |
| خدا دوست | ۴ر | چندا ہو خورشید نور | ۳ر | ماہی گیر | ۴ر |
| خون عاشق جان باز | ۵ر | نیرنگ الفت | ۳ر | کرشن اتار | ۴ر |
| فتنہ غام | ۴ر | ہیر رانجھا | ۳ر | نیرنگ عشق | ۴ر |
| اندر سبھا امانت | ۳ر | ہوائی مجلس | ۳ر | تائید خدا | ۴ر |
| رسم دور | ۳ر | ضیائے عالم نور جہاں | ۴ر | چندر بدن | ۴ر |
| زہرہ بہرام | ۴ر | نورالدین حسن افروز | ۱ر | فسانہ عجائب | ۴ر |
| ستم ہامان | ۴ر | پولیس ناصح | ۔ر | سروش سخن | ۴ر |
| حاتم طائی | ۴ر | چنبیلی گلاب | ۱۰ر | ابوالحسن خوش قسمت | ۵ر |
| لیلی مجنوں | ۴ر | فریب محبت | ۱۰ر | آفتاب اجودیہ | ۵ر |
| شکنتلا اردو | ٦ر | اندھیری نگری | ۱ر | ستم عشق و اقمت | ۴ر |

ملک شاہ دین خلف ملک امیرالدین تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

# شہزادہ ممتاز سوال دوسرا

باب پہلا　　　　پردہ پہلا　　　　محل

سہیلیاں　　　　گانا　　　　ناچ

حد ہؤا بھر بھر لو ہو راضی رہے تم پیو پیا کے دلدار پیا پیارے دونوں مل گئے ہیں آج آئی چمن میں بہار۔
آج خدا نے ہمکو دن دیا ہے کیسا عشرت ایجاد ہر بار۔

**ممتاز۔** اچھا ملکہ صاحبہ اب اپنا دوسرا سوال بیان فرمایئے۔

**بے نظیر۔** دوسرا سوال یہ ہے کہ ڈولہ راج رانی بسنت راجہ مہاراج اور رانی روپ سروپ کا کہ تخت رواں اس کا ہے میرے سواری کے لئے آئے۔

**ممتاز۔** بہت اچھا مجھے رخصت دیجے۔

راج رانی کی طرف ہوں میں چلا ✤ پر میری اک عرض ہے اے مہ لقا
ماہ سندر نگار گھوگی خیال تم ✤ اس کو رکھنا ہر طرح خوشحال تم

**نوکر۔** کیونکہ راجہ اندر کی لاڈلی ہے۔ ایک جھولا انکو بھی بنوا دو۔ بی باجانان آپ بھی ذرا میری روز افروز کا خیال رکھنا۔

**خواجہ سرا۔** موئے کیا گھانس کھا گیا ہے۔

**نوکر۔** ارے توبہ مجھے تو خواب بھی روز افروز کے آتے ہیں۔ وہ تو پوری ہو چکی۔ خیر شاید اس سفر میں کوئی دوسری ہاتھ آجائے۔

**بے نظیر۔** اس طرح لیکن تمہیں جانا نہیں لازم صنم ✤ لیتے ہو کس واسطے سر پر ابھی بار الم۔

**ممتاز۔** غم الم کا غم ہی مطلق ہے برا اتنا الم ✤ چھوڑ کر تم دونوں کو جاتا ہوں میں بلکہ صنم

**بے نظیر۔** گرچند یہ یہاں آرام فرمایئے۔ مانند گئے سفر ہٹایئے۔

**ممتاز۔** یہ تو تب ہوگا جب یہ کار اہم انجام کو پہنچے گا۔

سندر۔ بے نظیر اب ہٹ سے اپنی باز آ ٭ یوں نہیں ممتاز کو در در پھرا
ایک تیری شرط یہ لایا بجا ٭ سخت دل اتنی ہوا ئے پُر جفا۔

نوکر۔ سنگہ صاحبہ ہیں تو بڑی ہوشیار۔ آپکو تو اس واسطے بلایا کہ طائفہ وغیرہ کا خرچ سر پہ نہ پڑے اب ڈولہ منگاتی ہیں جسمیں اور بھی خرچ کم ہو۔

سُندر۔ مگر ایسی اُس ڈولے میں کیا صفت ہے؟

بے نظیر۔ اسمیں دو صفتیں ہیں۔ ایک تو خود بخود چلتا ہے۔ دوسرا چلتے وقت اس میں باجا بجتا ہے۔

نوکر۔ بس دنیا کے عجائبات منگا کر اپنے گھر میں بھر دو۔

سندر۔ اب کیا کہتی ہے۔ کیوں ممتاز کو آوارہ کرتی ہے؟

## گانا

ممتاز۔ جانی مجھے دیجو رضا نہیں من کو تو اب کلپنا ٭ یہاں سے جاکر ڈولہ لاکر واپس پھر دوں ہیں لے جانی
کام بنا کے فضل خدا سے جگ میں ہوں میں اعلیٰ ٭ ہاں جی سنو سنو جگ میں بنوں میں اعلیٰ۔
بے نظیر۔ کب مجھ منظور ہے ہلکا بھٹکنا اے بہن ٭ بار فرقت کے اٹھاؤں اسکے میں رنج و محن۔
سندر۔ ہے ہے یہ جدائی۔ یہ تنہائی میں کس امید پر جیونگی۔ پیارے ممتاز۔ تیرا جانا میرے حق میں زہر قاتل ہوگا۔

ممتاز۔ پیاری سُندر کچھ غم فکر نہ کر میں بہت جلد واپس آؤں گا۔ اے خالق دو جہان میری مدد فرما۔

## گانا

ممتاز۔ مہر یہ کر دے تو مہر داد۔ جاؤں نکلے داں دل جان نثار کروں۔ کر دے۔
بے نظیر۔ دل کو نہ دکھا تو ذرہ ہٹ سے اپنی باز تو آ۔ میرے من کو مت تو کلپا ہر بار ی۔
نوکر۔ باز آ ایسے خیال سے۔
ممتاز۔ مت غاری اے پیاری کر تاری جاؤں دشت کو۔ میں حال ہو نہال مطلب بنا پاؤں۔

# باب پہلا پردہ دوسرا۔ اگلا محل

مہر عذار۔ (گانا) موری من کیسے آوے اب دھیر۔ لگا ہے غم کا موہے تیر۔ ہجر
پسر میں جان گنواؤں کب تک ہو دلگیر۔ پیا د میں اُسکی تڑپ رہی ہوں گھٹ گھٹ جاوے
سریہ۔ والے بالک کر نین سے بہے کب تک جاری نیر۔ لگا ہے غم کا موہے تیر۔ موری۔
ندیم الملک۔ ملکہ صاحبہ آپ کیوں ہر وقت دل دکھا رہی ہو۔ ایک سوال تو ممتاز نے پورا
کیا۔ خدا نے چاہا تو جلد بامراد ہو کر واپس آئیگا۔ شکر کرو کہ اُس کی سلامتی کی خبر ملگئی
مگر افسوس کہ پیارا دمساز اب تک اُس کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ کہ جیتا ہے یا
مر گیا۔ میں یہ داغ لکھا تھا۔
مہر عذار۔ خیر خدا پر بھروسہ چاہئے وہ بڑا کارساز ہے۔
سہیلی۔ ملکہ صاحبہ سلطان تشریف لاتے ہیں۔ کوئی دم میں یہاں آتے ہیں۔
بلند اقبال۔ کیوں اے پیاری یہ ہر وقت کی گریہ وزاری۔ کہاں تک رہیگی۔
مہر عذار۔ ہے ہے میں کیا کروں میرا دل نہیں مانتا۔ جب سے ممتاز گھر سے نکلا ہے
کھانا پینا تک نہیں بھاتا۔ دوسرا غم دمساز ہے۔ کہ جس کا اب تک کوئی پتہ
ٹھکانا نہیں ہے۔
بلند اقبال۔ مجھسے بڑی غلطی ہوئی کہ مینے جلد بازی کر کے اپنے لخت جگر پر ظلم کیا۔
مگر اب کیا ہوتا ہے۔ خیر تم کچھ فکر نہ کرو۔ میں آدمی بھجواتا ہوں۔ اگر کہیں دمساز
کا پتہ ملا تو منگواتا ہوں۔
ندیم الملک۔ اے شہریار والا تبار میں از حد ہوں آپکا شکر گذار۔

گانا

ہو رب کی تو یہ مہر کہ بچ گیا۔ آئی رحمت باری۔ جان خدا ہوں قدموں پر۔ سب ٹلی
آفت اب مورے سر کی۔ شاں ماں کا ہووے شور ہر شہر۔ جان نثار خوشحالی
میں ہوں گا۔ آفت اب میری ہر دو۔

بار بار سر دردی سے بڑھکر۔ ہووے تیری ثنا۔ گھر گھر مہر۔
بلند اقبال۔ اچھا اچھا تم اب جاؤ آرام کرو۔ میں ابھی بادشاہ کے پاس قاصد
روانہ کرتا ہوں۔ دمساز کا پتہ لگاتا ہوں اور ممتاز کو بھی خط لکھتا ہوں۔
مہر عذار۔ عین احسان۔

یہ گھڑی۔ ہے گھڑی سر پر نہ ٹلی۔

کہاں میں جاؤں پتہ جو پاؤں بر آئے ارمان جان۔ اے سبحان مہربان۔ نگر نگر ڈگر ڈگر۔ ہوں میں اب تلاش میں۔ جیر احرت چین ہو لاؤں اس کو پاؤں۔ اسکو کونسی گھڑی۔

ممتاز۔ کہیں صحرا کہیں دریا غضب کی منزلیں دیکھیں۔ تن تنہا ستم صد ہا سفر کی سختیاں جھیلیں۔ کہیں دم بھر نہ پایا دم سدا پر غم ہے غمگین تھا۔ کسی کروٹ نہ ہے راحت کسی پہلو نہ ہے تسکیں۔

نوکر۔ اب یہ دیکھیں اور جھیلیں کیا کر رہی ہو۔ اگر اسی طرح رونا اور جی کھونا ہے۔ تو ملک کا نام چھوڑ و۔ مہا سندر تو مل گئی ہے۔ کافی ہے۔

ممتاز۔ اے واہی خدا نے مجھپر کرم کیا۔ جو بے نظیر کا پہلا سوال پورا کیا۔ اب اس کی مدد سے دوسرا سوال بھی پورا کرونگا۔ یا تو اپنی مراد دلی پاؤں گا۔ یا اُسی کوشش میں جان دوں گا۔

نوکر۔ البتہ اب مردوں کی سی باتیں کرنے لگے ہو۔ پہلے تو رونے ہی لگے تھے۔

ممتاز۔ کیا کہوں مجھے اسوقت دمساز کی یاد آئی ہے۔ مقدر نے اس سے جدا کیا۔ خدا جانے وہ زندہ ہے یا مر گیا۔

نوکر۔ خدا اچھی کریگا۔ اگر زندہ ہے کبھی نہ کبھی مل رہیگا۔ مجھے حکم دو تو۔

گانا۔ جھٹ پٹ جاکے میں اسکو لے آؤں۔ فرماؤ فرماؤ۔

جس جگہ ہو جس شہر ہو جسطرف ہو گر مہر ہو۔ اسدم جاون۔ اسکو لے آدن۔ انعام پاؤں مہربان تجھ پہ قربان ہوں میں اُس آں۔

## باب پہلا۔ پردہ پانچواں۔ بارہ دری

(دمساز کا حمام کرنے جانا۔ سپاہیوں کا ڈانٹنا)

پہلا پاسبان۔ ٹھیر جا کون نظر آتا ہے۔ زنانے محل سے کون جاتا ہے۔ کوئی چور ہے کہ اوچکا۔

دمساز۔ ارر رے ڈھب پھسا اگر اس زیور و لباس میں گرفتار ہوا۔ تو مہر انگیز کا راز فاش ہوا۔ مفت اس کی جان جائیگی۔ کچھ بن نہ آئے گی۔ بہتر ہے حمام خانے میں جاؤں۔ یہ لباس چھپاؤں۔ پھر پکڑا جاؤں۔ تو خود کو چور بناؤں۔ (حمام میں جانا)

پہلا پاسبان۔ چلو آؤ جلد دیکھو بھالو۔ چور کا کھوج نکالو۔

دوسرا۔ ہیں کدھر فرار ہوا۔ اُسے جلد پکڑ و مسکیں جکڑ و۔

تیسرا۔ چلو حمام کی طرف جائیں اس کا پتہ لگائیں۔ (تلاش میں جانا)

مہر انگیز۔ ارے یہ کیا ستم کیا غضب کیا الم اگر وہ اس لباس میں ملیگا تو میرا راز کھلیگا شیشۂ ننگ و ناموس پھوٹے گا۔ قیامت تک دھبہ نہ جاوے گا۔

غضب ہے قہر ہے یارب یہ کیسی سر پہ آفت ہے مصیبت ہے مصیبت ہے قیامت ہے قیامت ہے

پہلا پاسبان۔ خوب ہوا یہ چور گرفتار ہوا۔ اپنی کرنی کا سزادار ہوا۔

دوسرا۔ اب چلو اس کو وزیر صاحب کے پاس لے جائیں۔ اس کی کرتوت سنائیں۔

تیسرا۔ بہت ٹھیک ہے چلو یہ کمبخت اسی لائق ہے۔

مہر انگیز۔ اے پاسبانو ٹھیرو۔ چور کو کہاں لئے جاتے ہو۔ یہ میرا چور ہے۔ اس پر کس کا زور ہے۔ اسے میرے پاس لاؤ حال سُناؤ۔

(۱) پاسبان۔ یہ تو مہر انگیز نے اسکو طلب کیا ہے۔ بہتر ہے تم جاؤ وزیر صاحب کو اطلاع کراؤ

(۲) ،، اچھا تم دونوں یہاں رہو میں جاتا ہوں۔

مہر انگیز۔ کیوں تم نے اسے اسی حالت میں پکڑا۔ یا کوئی ہتھیار و لباس یا زیور اٹھائے ہوئے تھا۔؟

(۱) پاسبان۔ بانو صاحبہ اسی طرح تھا۔ نہ کوئی لباس نہ گہنا تھا۔

مہر انگیز۔ اے شوخ چشم بے حیا تو یہاں کیسے آیا؟ نہیں جانتا کہ یہ محل میرا وزیر اعظم ہے خیر اب میں تجھپر رحم کرتی ہوں غضب خدا سے ڈرتی ہوں۔ اپنا حال راست راست بیان کر میری خاطر نشان کر۔

وصساز۔ (خود سے) شاید یہ مجھے آزماتی ہے جو مجھے دھمکاتی ہے۔ اے مخدوما باحیا انجام چور کا مارا جاتا ہے۔ یہی اس کی انتہا ہے۔ میں کبھی اپنا حال ظاہر نہ کرتا۔ مگر اپنے راست بازی سے دریافت کیا۔ رحم کا طور رکھا۔ تو سنئے مجھے بھوکھ نے بہت ستایا تو اس محل میں چوری کے لئے قدم بڑھایا۔

مہر انگیز تیری راست گوئی سے میں تجھے چھوڑتی ہوں۔ مگر توبہ کر پھر یہ کام نہ کرنا پاسبانو اس کو چھوڑ دو۔ ورنہ یہ مارا جائیگا۔ سر تن سے اتارا جائیگا۔

(۱) پاسبان۔ بانو صاحبہ ہم نے تو اس کی اطلاع وزیر صاحب کو کردی ہے۔ اب کیونکر چھوڑ سکتے ہیں۔

مہرانگیز۔ ہیں تم نے کیا کیا۔ مجھے کیوں نہ کہا؟

(۲) پاسبان۔ ہم کو کیا معلوم تھا کہ آپ رحم کھائینگے چھوڑ دینے کا حکم فرمائینگے۔ (آنا تیسرا پاسبان کا)

(۳) چلو اس چور کو وزیر صاحب نے اپنے حضور میں طلب فرمایا ہے۔

# باب پہلا پردہ چھٹا۔ اگلا محل

## داخل ہونا وزیر اور داروغہ کا

وزیر۔ کیوں ابتک وہ چور منہ زور حاضر نہیں ہوا۔ (آنا دمساز کا) کیوں رے سفلے رہ مار یہ کیا تیرے جی میں آیا۔ جو دست رہزنی مجھ جیسے وزیر اعظم کے محل میں دراز کیا تو کون ہے۔

دمساز۔ چور۔

وزیر۔ کیا بے دھڑک جواب دیتا ہے۔ تو کیا کام کرتا ہے؟

دمساز۔ چوری۔

وزیر۔ کچھ اور۔

دمساز۔ رہزنی

وزیر۔ تف ہے بے حیا تیری اس بے حیائی پر۔ اچھا کہاں کا رہنے والا ہے؟

دمساز۔ شہید وفا کا۔

وزیر۔ شہید وفا کیا یہ بھی کوئی دیار ناہموار ہے۔

دمساز۔ عشق آباد کا چھوٹا سا محلہ ہے۔

وزیر۔ عشق آباد یا دزد آباد۔ وہاں تیرے ہی جیسے چور منہ زور رہتے ہونگے۔

دمساز۔ جی درست ہے۔ وہاں کے رہنے والے اپنی دھن کے پکے اور عہد کے سچے ہوتے ہیں۔ کوئی سر تک کیوں نہ کاٹ لے۔ مگر وہ اپنے اصولوں سے نہ پھرینگے۔

وزیر۔ واہ رے تیری چالاکی۔ ایک تو جرم کرنا۔ اور اسپر اکڑنا۔ اچھا تیرا یہاں کیونکر آنا ہوا۔ چوری کا کونسا بہانہ ہوا۔

دمساز۔ حضور میرا استاد ممتاز ذی امتیاز مجھ سے جدا ہو گیا تھا۔ اس کی تلاش

میں یہاں آیا۔ آپکے گھر میں ایک گوہر انمول چمکتا نظر آیا تو جی للچایا۔ دست ہوس بڑھایا۔
حیف کہ میرا حوصلہ نہ نکلا۔ اول ہی منزل میں گرفتار ہوا۔ آپ کا گنہگار ہوا۔

وزیر۔ سر دست مجرم ہے تو جرم کا۔ تیرے فعلوں کی پائیگا تو سزا۔
اِس جگہ اس کو پچاس تازیانے لگاؤ۔ بعدہٗ شہر کے مینار سے نیچے گراؤ۔ کہ اس کی ہڈیاں ٹوٹ
زندگی کے حوصلے چھوٹ جائیں۔

مہر انگیز۔ (خود سے) ہے ہے میں کن آنکھوں سے اس کو سزایاب ہوتا دیکھونگی
میرے لئے مرنے پر آمادہ ہے۔ باباجان کیوں مردم آزاری کرتے ہو جب اس
بیچارے قسمت کے مارے نے آپ کا کچھ نقصان نہیں کیا تو بہتر ہے کہ آپ اس
کی سزا سے درگزریں۔

وزیر۔ کچھ نقصان نہیں کیا۔ کیا یہ تھوڑا گناہ ہے؟

مہر انگیز۔ کیجئے خوف خدا کچھ رحم پر آؤ پدر + ظلم آرائی کا ہرگز خیال مت لاؤ پدر۔
نوجواں ہے یہ نہ ہستی سے مٹا اس کا نشاں + خوف کچھ اللہ کا دل میں رکھو اے بابا جان

وزیر۔ کسلئے کرتی ہے سفارش تو اس بدکام کی + زندگی پوری ہوئی ہے بدنہاد اور بدکام کی
عفو کے لایق نہیں ہرگز یہ ناہنجار ہے۔ + مخفی یہ بیجا تیری بے فائدہ تکرار ہے۔

مہر انگیز۔ نوجواں پر ہے اس کے رحم مجھکو آرہا۔ + اس لئے ہے عرض میری آپ سے یہ بارہا۔
بے گناہ کے خون سے مت ہاتھ کو کر تر پدر۔ + مفت میں یہ پاپ کی گٹھری نہ لے تو سر پدر۔

وزیر۔ چور کی کیسے تو کرتی سفارش ہے بھلا۔ + اب میں ہوں سمجھا کہ تیرے ایسے ہے تو شیفتہ۔

گانا۔ کیسی حیالائی بیباکی تیری ہے یہ جان جان کی + دلستاں کی کیسی اُلفت را لگت بے ایمان کی
او ناکاری بدکرداری لعنت تجھپر دو جہان کی + تو بدگہر تو بداختر لعنت تجھپر دو جہان کی
پی لوں خون اس بے ایمان کا راحت جب ہو میرے دل کو + تیری اسکے ساتھ جان لوں بدنشان ہو بہ
تیرے پر لعنت ہے کل جہان کی۔

دمساز۔ کس لئے اس پاک عصمت کو ہو تم شرما رہے + اسکا کھڑ رہنا دیکھ کر دل اپنا ہو بہلا رہے
مختصر ہو قصہ مجھکو دو سزا ہول پُر خطر + ایسی ویسی گفتگو سے آپکو کیا فائدہ۔

وزیر۔ چلو چلو جلد اپنا کام کرو تازیانے لگاؤ۔ اس کا کام تمام کرو۔ (کوڑے مارتا)
اب عرق لگا ہے لاؤ۔ اس پر چھینٹا دو۔ ہوش میں لاؤ۔ بعد مینار پر لیجا کر گرا دو۔ (دھکیلتے)

لگا دو۔

(جانا وزیر کا۔ دمساز کو ہوش میں لا کر لے جانا)

مہر انگیز۔ خاک میری زندگی پر خاک گر اوس دوار پر۔ میں جیوں اور یہ ستم آئے میرے دلدار پر۔

یا میرے مشکل کشا مشکل کشائی کر میری۔ وقت حاجت ہے یہی حاجت روائی کر میری

## گانا

داتا آسا میری ساری پلوں رے۔ مورے مولا میں بل جاؤں رے

تیرے کرم سے کام کروں میں لاؤں چھڑا کر ساجن کو۔ تب سکھ پاؤں میں دکھیاری تم مہربان ہو غم نہیں کھاؤں

اب دیکھوں بخت بد کیا دکھاتا ہے۔ کیا پیش آتا ہے۔ اب بہتر ہے کہ مردانہ لباس کروں۔ پس مینار

جا پہنچوں۔ اگر فضل خدا سے وہ زندہ ملے تو اسے لے آؤں۔ اور اس کے ساتھ کہیں

نکل جاؤں۔ ورنہ میں بھی اپنا کام تمام کروں۔ زندگی کو سلام کروں۔

# باب پہلا۔ پردہ ساتواں۔ مینار

دمساز۔ گانا۔ اے داور جزا۔ تو لے مجھے بچا۔ میں آ کے یہاں کیسا ہو نہیں بے ڈھب پھنسا

ہے تجھ سے التجا۔ ہے تجھ سے التجا۔ کر دے تو مہر ہمیں پڑتا ہوں میں یہاں سے رہا۔

سخت مشکل ہے سخت ہے بیداد + ایک میں خوں گرفتہ سو جلاد۔
داد رس خلق تجھ سے ہے فریاد۔ + پیش آئی غضب کی ہے افتاد

جلاد۔ بس آہ و زاری سے باز آؤ۔ + مرنے پر تیار ہو جاؤ۔

دمساز۔ محبت آ کیا کیا رنگ عاشق کو دکھاتی ہے + اگر دم بھر ہنساتی ہے تو پھر پہروں رلاتی ہے

میری اس عشق کی افتاد سے اب جان جاتی ہے۔

(مینار سے گرانا) داخل ہونا مہر انگیز کا)

مہر انگیز۔ مار ڈالے۔ یہ کیا نخل الفت کا پایا ثمر + ہوا ہے یہ صدموں سے شوریدہ سر

اے عاشق جانباز کشتۂ ناز و انداز مقتول اخفائے راز پیارے دمساز۔ میں تیری

وفا پر قربان میں نثار۔ ہوں صدقے ذرا لب تو کھولو کچھ منہ سے بولو۔

دمساز۔ اے شخص تو کون ہے۔ تو مجھ ستم دیدہ پر رحم کھاتا ہے نوازش فرماتا ہے۔

مہر انگیز۔ پیارے دمساز محرم راز میں وہی مہر انگیز تیری کنیز ہوں۔

دمساز۔ کیا مہر انگیز تو یہاں کہاں؟

مہر انگیز۔ یہ میں پھر کہوں گی مگر اپنا حال پر ملال کہو کیا ہے۔

دمساز۔ آہ پیاری کیا سناؤں حال کیسا ہے۔

ایسے رنج و غم میں ہوں بلکہ جان بلب میں ہوں ÷ اور نہ پیارا ب تک جیتا ہوں تیری ہی طلب میں ہوں

مہر انگیز۔ پیارے میرا بھی تیری اذیت دیکھ کر یہ حال ہے یہی خیال ہے۔

عمر آخر ہو چکی قاتل نہیں ملتا کوئی ÷ کاٹ ڈالوں گی میں بے خود ہی گلا تلوار سے

اب تمکو لے چلتی ہوں کوئی تدبیر کرتی ہوں ÷ ورنہ تیرے ہجر میں جان دونگی تیرے وفا کے قربان ہونگی

دمساز۔ خدارا تو غم نہ کھا مجھے لیچل اگر ممکن ہو تو کوئی تدبیر ساز ئیے مزاج کر۔ میرا علاج کر۔

تجھ پہ مرتا ہوں تیرے وعدہ پہ جیتا ہوں میں ۔ خود ہی بیمار ہوں میں خود ہی مسیحا ہوں میں

(مہر انگیز کا دمساز کو لے جانا داخل ہونا سپاہیونکا)

(۱) سپاہی۔ ارے اُس چور کی لاش کیا ہوئی۔

(۲) ؍ دیکھو کہیں ادھر اُدھر پڑی ہوگی۔

(۳) ؍ اس کا کہیں نشان تک نہیں ملتا۔

(۴) ؍ یہ تو بڑی ہوئی۔ مگر

سب۔ گانا۔ اُسے گھیر کے لائیں اب جائیں۔ روندیں صحرا لائیں جال ہا گھیر کس جا ڈھونڈیں اسے دیکھیں ہم بار بار۔ جا کے جکڑیں اس کو کر کے ہم زار و نزار ماریں اس کو ہم جوتے گن چار چار۔ جا کے باندھیں ہم اس کو کوڑے مار مار کر یوں کریو ناہیں دیر۔ ہا گھیر کے۔

# باب پہلا۔ پردہ آٹھواں۔ انگلا محل

وزیر۔ کیوں کوتوال وہ مجرم سزا کو پہنچا؟

کوتوال۔ جی ہاں سپاہی اس کی لاش لینے گئے ہیں۔

(داخل ہونا سپاہیونکا)

سب سپاہی۔ گانا۔ وہ چل بھاگا ارے صاحب۔ چور تو بھاگا چور تو بھاگا۔ اب کیا کرنا رے صاحب۔

ڈھونڈ کے اس کو ہم ہیں ہارے۔ کوئی نہ چھوڑی ڈھونڈے بار

اب تو ہے بھاگا رے صاحب۔

وزیر۔ اے نمک حرام سست کام یہ کیا بکتے ہو۔

۱۔ سپاہی۔ حضور ہم چور کو مینار سے پھینک اُسے مردہ سمجھ چلے آئے۔ اب اسکی لاش لینے گئے تو وہاں کسی چیز کا نشان نہ پایا۔ بہت سر مارا ادہر۔ اُدہر ڈھونڈا مگر پتہ نہ ملا۔

وزیر۔ یہ سب تمہاری سستی کا نتیجہ ہے۔

سہیلی۔ حضور مہر انگیز کا پتہ نہیں ملتا۔ وہ گھر سے کہیں چل دی ہے۔ بہت تلاش کیا جب پتہ نہ ملا تو ناچار آ کر عرض کی۔

وزیر۔ ہیں یہ کیا۔ کیا میری بیٹی بھاگ گئی۔ یہ سب اُسی چور کی شرارت ہے۔ وہ اسے لے بھاگا ہے۔ اسپاہ۔

گانا۔ سپاہیو جاؤ قدم اٹھاؤ ڈھونڈ کے اسکو لاؤ۔ جہاں پہ پاؤ پتہ لگاؤ باندھ کے اس کو لاؤ سبھ جگہ ڈھونڈو کھوج نکالو۔ رحم نہ اس پہ کھاؤ۔ بھالا برچھی شمشیر خنجر کام میں اپنے لاؤ۔

## باب پہلا پردہ نواں خیمہ

ممتاز۔ گانا۔ پائی نہ جہاں میں راحت ہیں نے کہیں۔ بجنت بد سے سخت آفت میں پھنس کے دل بیدل ہوا کہیں ہم بھاگا ہوا شمار رہ الم ستم جا لے چین سکھ جا لے۔

وشت اپھر کیہر پہت جیت۔ ہر بن ریتاں ہیت۔ کیسے جاؤں دیکھو ں جوازی زاری باری ۔۔ توکلو آپھا ڈھولے کی تلاش میں نکلے ہیں۔ یا صحرا گردی کرنے چلے ہیں۔ نہ کسی کی مانتے ہیں نہ کسی کی سنتے ہیں اپنی ہی دھن میں ہیں۔ حضرت اب بھی واجب ہے کہ واپس پھرو۔ اور ہمارا کہا مانو گھر چلو۔ بے فائدہ خود کو ہلکان نہ کرو۔

ممتاز۔ مقدر کے نقشہ کو ہٹانا غیر ممکن ہے۔ قدم راہ توکل سے ہٹانا غیر ممکن ہے۔

جو ہے تقدیر بگڑی تو بنانا غیر ممکن ہے۔

وکر ۔۔۔ بنانا غیر ممکن ہے۔ جنوں کی مرض کا سر سے ہٹانا غیر ممکن ہے ۔۔۔ نہیں ہے کچھ بھی حاصل اس تیری پند و نصیحت ۔۔۔ ہو گئے۔ دشمن ہیں ہی یہ تقدیر کے تماشا نہ ہو گئے

ممتاز۔ ہے جب تلک اس دم میں دم چھوڑوں نہیں کوئی صنم۔ ہے عصائے عیش میرے واسطے روئے صنم۔

نوکر۔ ایسے بیڈھب کام پر تیار ہیں - خیر مالک ہیں وخود مختار ہیں

ممتاز۔ اگر پیاس کے مارے زبان سوکھ کر کانٹا ہو رہی ہے ذرہ کہیں -- پانی تو لادے۔

نوکر۔ کہاں سے لاؤں یہ جنگل یہ ویرانہ۔ یہاں کہاں سے ملیگا۔ آب و دانہ۔

ممتاز۔ وہ سامنے کئی جھونپڑیاں نظر آتی ہیں۔ وہاں سے پانی مانگ لا۔

نوکر۔ بہت اچھا یہ چلا۔ ارے ہو باوا۔ اری او خالہ کوئی اندر ہے۔

جبشن۔ کون ہے۔ کیا چاہتا ہے۔

نوکر۔ پانی۔ رسب جبشنوں کا نکل آنا،

جبشن۔ آہا یہ تو کوئی خوبصورت جوان ہے۔

(۲) ؍؍ آہا کیا ہٹا کٹا ہے

(۳) ؍؍ ہٹا کٹا ہے جواں پٹھا ہے۔

(۴) ؍؍ گال کیا پھولے ہوئے ہیں۔

(۵) ؍؍ ڈیل ڈول بھی اچھا ہے۔

نوکر۔ خیر قسمت جاگی تو سہی پری تو عاشق نہوئی۔ مگر یہ ڈاکیں تو عاشق ہوئیں۔

(۶) ؍؍ ادھر ایک اور بھی ہے۔

(۷) ؍؍ جبشن) سچ ہے۔ تجھے میری قسم۔

(۸) ؍؍ ارے یہ کہاں سے آئے۔

(۹) ؍؍ ہماری قسمت ان کو یہاں لائی۔

(۱۰) ؍؍ ہماری مراد بر آئی۔

(۱۱) ؍؍ میرے واسطے تو یہ خوب ہے۔

(۱۲) ؍؍ نہیں تو مجھے مرغوب ہے۔

(۱۳) ؍؍ واہ ری مرغوب والی شکل یہ تو میرا مال ہے۔

(۱۴) ؍؍ ارے کیا ہی اتاول ہے۔

(۱۵) ؍؍ میں تو اس کو گھر لے جاؤں گی۔

(۱۶) ؍؍ شکل تو دیکھو۔ چہلے میاں۔

(۲) ” اجی میرے سات۔

(۳) ” نیں نیں میرے سات۔

(۴) ” پکڑ لو میرا ہات۔

(۵) ” تم چلو جی میرے سات۔

**نوکر۔** ٹھیک ہے یا تو ایک نہ ملتی تھی۔ یا اکٹھی پانچ۔ ارے اللہ ان کو کیا کروں۔

(۱) **جبشن** ۔ موٹی لچی اس کو چھوڑ۔

(۲) ” نیں تو دونگی سر کو پھوڑ۔

(۳) ” کھام پارہ اس سے منہ موڑ۔

(۴) ” کیا ہے تیرا اسپہ زور۔

(۵) ” اب اس کو چھوڑتی ہو یا مزہ ڈیکتی ہو۔ ابھی جھاڑو لاتی ہوں۔ تمہاری گت بناتی ہوں۔

(۲) ” میں بھی لاتی ہوں۔

(۳) ” میں بھی۔ ”

(۴) ” میں بھی ”

(۱) ” میں بھی ”

**نوکر۔** چلو جی اب میرے سے تو بلا ٹلی۔ حضرت اب آپ کچھ فکر نہ کریں۔

(۶) **جبشن** ” اجی حضرت اب آپ میرے سات چلیں۔

(۷) ” نیں نیں اس کے ساتھ نیں میرے سات چلیں۔

(۸) ” ڈیکو میں تو اس سے خوبصورت ہوں۔

(۹) ” اری چل تو تو بڑھی ہے میں تو ۶ بچے کی ماں ہوں۔

(۱۰) ” اری جا تیرے چھ بچے ہیں۔ تو میرے بارہ ہیں۔ میں تیرے سے ڈوگنی جوان ہوں۔

**ممتاز۔** جا میری خالہ زیادہ نہ ستاؤ۔

(۶) **جبشن** ۔ اری کھانا تو میں لاتی ہوں۔

(۷) ” چلو میں کھلاتی ہوں۔

(۸) ،، ارے شب سے پہلے میں لے جاتی ہوں۔
(۹) ،، نہیں ہم لے جائینگے۔
(۱۰) ،، نہیں ہم لے جائینگے

پہلی پانچ۔ تم چھوڑ دو اس کو ہم لے جاتے ہیں۔ چھوڑتی ہو یا جھاڑو دکھاتی ہو۔
دوسری پانچ۔ اے واہ تم جھاڑو سے ڈراتی ہو۔ لو جوتے کا مجا چکھو۔

گانا

پہلی پانچ ،، رے جھاڑو تو کہا میرا۔
دوسری ،، دیکھ جوتا چرا میرا۔
پہلی۔ کیسی دل میں ہے ٹھیرائی۔ چھوڑ ایسی بے حیائی۔
نوکر۔ ہوئے خوب ہاتھا پائے۔ اچی واہ دیکھو جی خوب ہاتھا پائی۔ اچی واہ۔ دیکھو جی خوب ہاتھا پائی اچی واہ۔
ممتاز۔ مرو جان سے تم سب ڈاکن میری ہے یہ خدا سے دُعا۔
پہلی پانچ۔ مری نکٹی بنی ہے۔ دیکھ لشکر کو لیکے چلی گھر کو۔
دوسری۔ ایسا مارو ان کو زار ہو خواہ ہو آں ہو کسکے سہارے مارو جی انہیں اب تو۔

---

ممتاز۔ ہاں ہاں صبر صبر۔ جیسا میں کہوں ویسا کرو۔ تم سب مجھے پسند ہو۔ مگر میں تمکو اچھی طرح دیکھ لوں۔ اس واسطے تم ایک قطار میں کھڑی ہو جاؤ میاں اکبر خان انکو باندہ ناک کاٹ رستہ کا لوٹ
نوکر۔ یہ کام اچھا سوچا۔ اچھا تم سب اپنی اپنی آنکھیں بند کرکے کھڑی رہو۔
(سب کی ناک کاٹ لینا)

گانا

سب حبشی۔ ہوئی کیسی ہے آفت ہم ہاں۔ اپنی مارے شرم کے بے جاوت جان۔
کی ہے خواری میری۔ کاٹ ناک ہے میری۔ ہائے ہائے میری روون واں واں واں۔
کوئی بھی حکمت کرکے لادیں اسے یہاں اکبار۔ ہاں۔
جوتے سے ماروں ہیں کوٹوں میں پیٹوں میں۔ جھاڑوں میں لولوں واہ واہ واہ۔

---

# ڈراپ

## باب دوسرا۔ پردہ پہلا۔ شہر کا در

دمساز۔ گانا۔ ستمگر چرخ کی مجھ پہ کیسی کج ادائی ہے۔ بھنور میں کھارہا چکر عجب حالت بنائی ہے۔
مصیبت پر مصیبت جھیلتا ہوں میں صد افسوس۔ ۔ نہیں کہنے کی طاقت جو غم کی اب چڑھائی ہے۔
تیری قدرت کے قرباں اذیت دور کر میری۔ تو ہے مشکل کشا مولیٰ یہ امید تجھ سے آئی ہے۔

---

قسمت نے کچھ بھٹکائے کا دکھلایا تو نشان۔ پر در شہر بند نظر آتا ہے یہاں۔
امید دل کو ہوتی ہے اب کچھ تو جان جان۔ مقصد بر آری ہوگی یہاں اپنی بیگماں
مہر انگیز دربان کو پکار رہوں دروازہ وا کروں۔ دل کی مراد پا کے میں شکر خدا کروں
میری بھی ہے خوشی یہی غمخوار و لنواز۔ ۔ اس در بد کے پھرنے کا صدمہ ہے دلگداز
کھلواؤ در شہر کا اے پیارے سرو ناز۔ آرام پائیں شہر میں مت جائے سوز ساز
دربان کو جا کے اس لئے آواز دو صنم۔ تا در ہووا یہ دور سفر کا ہو رنج و غم۔
دربان۔ یہ کون ہے جو آیا ہے اسوقت یہاں۔ بیان وہ کر کے اپنا نام و نشان۔
دمساز۔ میں پردیسی ہوں سُنئے اے مہرباں۔ تھکا ماندہ آیا ہوں اس وقت یہاں۔
اگر لطف فرمائیے اس زماں۔ تو دروازہ وا کیجئے نیک شان
کہ آجائیں ہم بھی درون شہر۔ دعا آپ کو دیں گے شام و سحر۔
دربان اے شخص مسافر اس وقت دروازہ نہیں کھلیگا۔ صبح کے پانچ بجے تم کو اندر آنا ملیگا۔ اس ملک کا یہی دستور ہے۔ بندہ مجبور ہے۔
دمساز۔ بھائی یہ کیا مذکور۔ ہمکو اندر آنا ضرور۔ مہربانی فرماؤ ایسے بیزار نہ ہو جاؤ۔
دربان۔ اجی اندر آنا تو درکنار۔ تمکو یہاں ٹھیرنے کا بھی حکم نہیں۔ کیونکہ ابھی یہاں ایک ایسی بلا آئیگی۔ کہ جس کو پائیگی۔ بلا تامل کھا جائے گی۔ اس لئے اپنی جان بچاؤ۔ کہیں اور چلے جاؤ جب صبح کو آؤ گے۔ تو دروازہ کھلا پاؤ گے۔
دمساز۔ پیاری اب کیا کیا جائے شائد یہ بہانہ کر کے ہمکو ٹالنا چاہتا ہے۔ بلا کا بہانہ بتلاتا ہے
مہر انگیز۔ اس سے ثابت ہے کہ یہ دروازہ نہیں کھولیگا۔ خیر رات کی رات یہیں گذار لو۔
دمساز۔ مگر مجھکو اس معاملہ میں تشویش ہے۔ تعجب نہیں کہ بلا ضرور ہو۔ اس دربان کا سچا

مذکور ہو۔

مہرانگیز۔ پر اس میں آپکو کیوں تردد ہے۔ کیوں اس فکر کا تشدد ہے؟

دمساز۔ تردد کیوں نہ ہو اگر بلا یہاں آئیگی۔ تو ضرور نقصان پہنچائیگی۔ اس کا بندوبست نہ کرنا جوانمردی سے دور ہے اس کا دور کرنا ضرور ہے۔ اچھا اب آپ آرام کرو۔ میں ہوشیار رہتا ہوں۔ اس کا بندوبست کرتا ہوں۔

مہرانگیز۔ بہت اچھا تمہیں اختیار ہے۔ مگر دل اس وقت نہایت بیقرار ہے۔ نیند آنا دشوار ہے۔

دمساز۔ آپ کچھ اندیشہ نہ کرو۔ آرام سے سو رہو۔ (سو جانا)

رعیت الامان الامان بلا بلا خدایا بچا۔

دمساز الٰہی خیر یہ کیا اندھیر شاید اُس بلا نے منہ دکھایا ہے۔ جو اہل شہر نے شور مچایا ہے اب اس کا کھوج نکالوں۔ اس بلا کو ٹالوں (جانا)

مہرانگیز۔ ہیں یہ شور دغل کیا ہُوا۔ ارے یہ دمساز بھی کہاں تھا ہیں سچ مچ بلا تو نہیں آئی ہے اب میں کیا کروں۔

گانا۔ مورے رب موپہ کرم فرمانا۔ کرم فرمانا کرم فرمانا کر

جاری ہُوا ہے کیا شور و غل۔ مشکل اس مطلب کا پانا

کیوں گیا دمساز پیارا۔ چل نکلا کہاں بے باکانہ۔

---

دمساز۔ ہت تیری کمبخت موذی)

مہرانگیز۔ کیوں کیوں یہ کیا معاملہ تھا۔ کیا غوغا تھا۔

دمساز۔ یہی ناپاک اس شہر کے لوگوں کو ایذا پہنچاتا تھا جس کے سبب سے شہر کا دربند رہتا تھا۔ شکر خداوند دوجہان کا کہ اس کو میں نے مارلیا۔

مہرانگیز۔ خیر یہ کھٹکا بھی دور ہوا۔ اب بے فکر آرام کرو۔ قدرے آپ بھی سو رہو پھر صبح کو درون شہر جائیں گے رہنے سہنے کی تجویز کرینگے۔

دمساز۔ بہتر ہے مگر اس کے کان ناک آنکھ اور دانت واسطے نشان کے اپنے پاس رکھ وقت پر کام آئیں گے۔ اب میں سوتا ہوں تم بھی سو رہو۔

مہر انگیز۔ بہت اچھا۔ (سو جانا۔ وزیر کا آنا)

وزیر۔ بلا کی تھا آمد کا غوغا بپا۔ ہر اک جس کی دہشت سے چلا اٹھا

دیکھوں یک بیک شور پیدا ہوا۔ اُسے دفع شائد کسی نے کیا۔

ذرا اسکو دیکھوں وہ کون ہے جوان ۔ وہ ہے ایسا ویسا یا عالی نشان۔

(وزیر کا جانا سپاہیوں کا آنا)

پہلا سپاہی۔ بھائیو۔ یہ غوغا کیا یک بیک گم ہو گیا۔

دوسرا ” شاید اس بلا پر کوئی فتحیاب ہوا۔

تیسرا ” مگر وہ ہے کدہر۔

پہلا ” اجی یہیں کہیں ادہر ادہر۔

دوسرا ” دیکھو تو وہ سامنے سے کون آتا ہے۔

تیسرا ” یہ تو جنگیز خان وزیر معلوم ہوتے ہیں۔

وزیر۔ ہت تیری کی موذی بدشعار بہت بہت تو نے مخلوق کو ستایا اس کی آج
تجھے پوری پوری سزا ملی کمبخت تو اسی لایق تھا۔

پہلا سپاہی۔ حضور فیض گنجور یہ کیا معاملہ ہے۔

وزیر۔ اے بے ادب یہ معاملہ ہے کہ اس بلا ہیبت کو میں نے ٹالا ہے۔

دوسرا سپاہی۔ کیا آپنے اس کو فنا کیا ہے۔

وزیر۔ نہیں تو کیا۔

تیسرا سپاہی۔ جب تو آفرین آپ کی دلاوری و بہادری پر۔

وزیر۔ البتہ ہزار بار آفرین۔ اب کیا ہے دن رات مزہ ہے۔ دربار میں جاؤں شاہ کو
سناؤں۔ شہزادی سے شادی کا سوال کروں۔

پہلا سپاہی۔ اگر یہ تو سوتا ہے اور اس بلا کا سر ادہر پڑا ہے۔

وزیر۔ یہ تو ہم نے سر کاٹ کر پھینکا ہے۔ اب ابھی دربار میں شاہ کو دکھاتا ہوں
انعام و اکرام پاتا ہوں۔

دوسرا سپاہی۔ بہتر ہے جناب

وزیر۔ اس میں کیا جواب

تیسرا سپاہی۔ خدا جانے پیچ نکلتا ہے یا کچھ اور گُل کھلتا ہے۔ (جانا سب کا)

## باب دوسرا۔ پردہ دوسرا۔ راستہ

وزیر۔ گانا۔ میری قسمت میں ہے عشرت شوکت۔ راحت واہ وا واہ۔ فرمایا
احسان خالق اکبر نے یہ محنت واہ وا واہ۔ یہاں سے جاؤں قدم اٹھاؤں حال
سناؤں شاہ کو جا کے اس کو مثل بوم بنا کے چلوں وہ چال میں جیتوں بازی پوری
حرص تب ہو وے میری بنانے بتیاں دکھاؤں دتیاں شہزادی سے کر کے شادی
گھر کی اپنے ہو آبادی آہا ہا ہا۔ اہو ہو ہو۔

---

(وزیر کا جانا۔ رعیت کا خوشیاں منانا)

رعیت۔ گانا۔ شادمانی ہے کیا جادو اِنی ہے کیا۔ وہ بلا ہے۔ دفع موقع خوشی کا ہے۔
زور آور تھا وہ دلاور تھا وہ پل میں سب کے سر سے ٹالی واہ وا واہ۔
اب خوشی کا گانا یہاں گاؤ۔ واہ وا۔ سب ناچو کود و یارو ہا ہا
وہ سر سے بلا ٹالے غم اور رنج اب نہیں ہے شکر خدا کا نت گاؤ گاؤ گاؤ
اے دل سب مل آؤ آؤ آؤ۔

---

## باب دوسرا۔ پردہ تیسرا۔ محل شاہی

رامشگر۔ ناچ۔

گنجور۔ اے وزیر خوش سیر بیشک تو ہے عالی ہنر۔ کر بیان زور آوری کا اپنے
تو آگے نامور۔

وزیر۔ شہنشاہ کا حکم تا محشر باد۔ ترے عہد میں سب ہیں شاد و شاد
آپ کے کرم سے لطف خدا اکرم سے غلام نے اس بلا پر یہ بہت فتح پائی۔ اہل شہر
کی مصیبت چھڑائی۔

گنجور۔ مگر اے وزیر ذی توقیر اس کی پوری پوری کیفیت سنا۔ اس بلا تہریت کا
ڈیل ڈول بتاؤ۔

وزیر۔ عالی جاہا اس کا سر تو یہ موجود ہے۔

مسخرہ۔ اور دہر ادہر مفقود ہے۔

وزیر۔ ذرہ سوا م لوں پھر بولوں۔

مسخرہ۔ خدا جانے اِس ابتدا کی انتہا کیا ہے۔

وزیر۔ اور اس کا دہڑ تو آسمان سے باتین کرتا تھا۔ جوں ہی مخلوق پر جھپٹا توں ہی میں اس پر پلٹا۔ اس نے حملہ ایک بار کیا۔ تو میں نے فوراً تہ تلوار کیا۔

مسخرہ۔ یہ سچی لن ترانی ہے یا کوئی قصہ کہانی ہے؟

گنجور۔ شاباش اے وزیر شجاعت نما ہے۔ تمہارا تو دلیروں میں افزوں سدا ہے شہرت تیری بہادری کی جا بجا ہے۔ میرا بھی حسب عہد کے وعدہ ادا ہے۔ شادی کی اب تیاری میں کرتا ہوں جلد تر۔ تا دُھوم شادیانے کی ہو تیری فتح پر۔

چوبدار۔ شہنشاہ کا بخت ہوا اوج پر۔ ہے کلزم عدل بھی موج پر۔ کسی شخص نے یہ رقعہ خدمت عالی میں بھجوایا ہے۔

گنجور۔ بہتر ہے ہم بھی دیکھیں ذرہ۔ عریضہ ہے کس بارے میں پر لکھا اے وزیر دلیر شیران کے شیر لو یہ نوشتہ پڑھ و دیکھو اس میں کیا کہا ہے؟

وزیر۔ بہت اچھا شہنشاہ۔ شہنشاہ عادل دریا دل کو معلوم ہو کہ میں کفریت ابن تہریت عرض کرتا ہوں۔ کہ میرے والد تہریت نے اپنے فعل کی سزا پائی۔ مگر مجھکو اس کی تجہیز و تکفین کرنا فرض ہے۔ اس لئے عرض ہے کہ جس شخص نے اس کو قتل کیا ہے۔ اس نے چند اعضا اس کے رکھ لئے ہیں۔ سر۔ ناک۔ دو کان۔ دو آنکھ چار دانت لازم ہے کہ وہ مجھے دیدیجئے۔ تو اس کے ساتھ دفن کروں۔ ورنہ اس کے قاتل کو بھیجدوں۔ تاکہ میں اپنے باپ کا بدلہ لوں۔

(غوث) باپ رے یہ میں کیا سنتا ہوں۔ اس کا کیا جواب دوں۔

گنجور۔ بہتر ہے اے وزیر نیک تدبیر اسکے اعضا بھجوا دیجئے۔

وزیر۔ بہت خوب۔ خاک بھجوا دوں۔ ایک سر تو ہے باقی چیزیں کہاں سے لاؤں۔ شہزادی کے وصل کی تدبیر راس نہ آئی۔

مسخرہ۔ سلگی تو ہے ذرہ تیل ڈال کے تو دیکھوں۔ حضور اگر اجازت پاؤں۔ تو میں بھی لب ہلاؤں۔ گنجور بلا خوف بیان کر کیا کہتا ہے۔

مسخرہ۔ جہاں پناہ۔ وزیر صاحب نے تہریت کو مارا تو کفریت کو کیوں چھوڑتے ہیں جس کے باپ کو مار لیا اس کے بیٹے کو مار لینا کیا مشکل ہے۔

وزیر۔ یہ تو آگ لگاتا ہے۔

گنجور۔ ہاں یہ بھی ہمکو منظور ہے۔ کفریت بھی تہریت کا بیٹا فتور ہے۔ اِسے دور کرنا ضرور ہے۔

وزیر۔ حضور اب اس کے مارنے کی کیا ضرورت ہے جب یہ کسی کو ایذا نہیں دیتا۔ تو چھیڑنے کی کیا حاجت ہے۔

مسخرہ۔ دیکھو میاں ابھی سے سٹ پٹا گئے۔

گنجور۔ نہیں نہیں تمکو یہ کام کرنا ہوگا۔ اس بلا کا انتقام کرنا ہوگا۔ اچھا اس وقت میں امرا و وزرا چاہئیں۔ کل علی الصباح تیار ہو کر در شہر پر جانا ہوگا۔ اِس بلا کو بھگانا ہوگا۔ لہذا دربار برخواست۔

---

## باب دوسرا۔ پردہ چوتھا

دمساز۔ عجب جھوٹوں کی عادت۔ بہت جھوٹوں کی کثرت ہے

نہ انکو شرم و غیرت ہے۔ نہ کچھ خوف حقارت ہے

جو کوئی عالی ہمت ہے۔ وہ انکے آگے پست ہے

وزیروں کی یہ عادت ہے۔ وہ بولیں جھوٹ حیرت ہے

مگر میں وہ چلاہوں چال جسے مات کر دونگی۔ ہر ایک پیش شہنشاہ پست اس کی بات کر دونگی میں نے اس وزیر بے پیر کو جھٹلانے کے لئے یہ بات ٹھہرائی ہے۔ کہ ایک نقلی پتلا تیار کر اسکی تہریت کی سی شکل بنائی ہے اسکے اندر مہرانگیز کو بٹھاتا ہوں جب لوگ اس کی آواز سن پائینگے سب دہشت تھرائینگے۔ وزیر کا اب کا جھوٹ آشکار ہوگا۔ کل معاملہ اظہار ہوگا۔ مہرانگیز پیاری مہرانگیز

مہرانگیز۔ ارشاد کیا ہے لونڈی کو میں تابعدار ہوں تعمیل حکم کرنے کے پیارے تیار ہوں۔

ہر طرح جان و دل سے میں خدمت گذار ہوں

دمساز۔ فقط تجھ سے مجھکو یہی کار ہے۔ تو خود جانتی ہے خبردار ہے۔ زیادہ کہوں کیا تو ہشیار ہے۔ جو جو میں نے سکھایا ہے۔ اسی مطابق اس وزیر سر زیر سے سوال جواب کرنا

جیسے اس موذی کا فریب ظاہر ہو۔ ہر ایک اسکی بدحرکتی سے ماہر ہو۔

مہر انگیز۔ بیشک یہ کام فرض ہے کرنا ہمیں ضرور جس سے کہ اس فریبی کا کھل جائے سب فتور۔
ہے آنچ سانچ کو نہیں جانے نہی دے شعور۔ لعنت ہے کاذبوں پہ خدا کرتا ہے ظہور۔
دل میں نہ کوئی فکر کرو۔ جاؤ دلستان بفضل خدا سے فتح ہمیں ہوگی بے گمان۔

گانا۔ پیروں اماں واروں تو پہ میری جان۔
جان جہان ہو محن سب بھولے رے۔ کیس نیس سارے جگ میں پیارے مری
ہوں تیری جان۔

---

دمساز گانا۔ دلبر پیاری رے موہنیاں۔ موہن من پیاری۔ تو ہے موہی من پیاری
جنم توراگن مانوں۔ مورے دل آرام۔ دل میں ہے آس بھری موہنیاں

مہر انگیز۔ اچھا اب میں جاتی ہوں۔ اور اہل شہر کے آنے سے پہلے اس پتلے کے اندر بیٹھتی ہوں
دمساز۔ اچھا ہوشیاری سے جاؤ۔ دیکھو کسی بات میں کاہلی نہ ہو۔

مہر انگیز۔ اب بے فکر رہو۔

دمساز۔ اب میں بھی جاؤں شہر کے لوگوں کے ساتھ ساتھ۔ اس بدصفات کی کردں انجال بنکے گھات
تا پھر نہ بولے وہ شریر جھوٹ بات۔ آئینہ وار سب نظر آئیں گی واردات
اس ابتدا کی انتہا ہو جائے لیک اب نہ۔ بن جائے کام اپنا بخوبی یہ سب کا سب
گانا۔ اسجا اب اسجا اب جاؤں میں۔ مطلب تا مطلب تا پاؤں میں۔
وہ دشمن کو جھوٹا کردوں میں پل میں۔ شاہ کو یہاں پر لا حال کردوں اظہار

جانا

## باب دوسرا۔ پردہ پانچواں رستہ

وزیر گانا۔ اب میرا ایک دم میں ٹھگتا یہ جائے گا۔ ہوگی خواری نہ میں نے ایسا
سوچ سمجھا تھا۔ نالی ہوا میں اسے کیا کیا تن من تھر تھر کانپے ہے۔ میر ہاں۔ اے خدا
لے بچا مبتلا میں ہوا۔ میں موا میں موا مولا

---

ہائے ہائے کیا بخت کی برگشتگی نے رنج دکھایا۔ شہزادی سے وصل کی خواہش نے اس انجام کو پہنچایا۔ جھوٹ بولکر خود کو گرداب ہلاکت میں ڈالا۔ اچھا رضی بمولیٰ از ہمہ اولیٰ۔

## باب دوسرا۔ پردہ چھٹا۔ شہر کا در۔

مہرانگیز۔ اب میں اس پتلے کے اندر چھپ کے بیٹھوں۔ جب وہ سب آئیں تو بخوبی اُن سے سوال و جواب کروں۔ اس جھوٹے لاف زن کا خانہ خراب کروں۔

(مہر کا پتلہ کے اندر جانا۔ بادشاہ کا مع درباریوں کے آنا)

مسخرا۔ دیکھئے حضور لامع نور وہ بلا نظر آتی ہے۔

گنجور۔ حقیقت میں یہی ہے۔ مگر اس کے نزدیک نہ جانا چاہئے۔

وزیر۔ جی ہاں جہاں پناہ ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

مہرانگیز۔ نہیں نہیں کچھ خوف نہ کرو۔ پہلے یہ دہشت مجھ سے سوال و جواب کرو۔ پھر کوئی اور حساب کرو۔

مسخرا۔ خداوند بہتر ہے۔ وزیر صاحب کو آگے کر دو۔ کیونکہ اس بلا کو تو نہیں کا کام ہے

گنجور۔ اچھا اچھا ایسا ہی ہوگا۔

مہرانگیز۔ اے شہنشاہ ظل اللہ۔ اب جلد میرے والد کے قاتل کو روبرو کرو مجھ سے دو بدو کرو۔ یا تو میرے باپ کے اعضا۔ سر۔ ناک۔ کان۔ دانت۔ آنکھ دیدے۔ یا مجھ سے جنگ کرے۔

وزیر۔ یا خدا خیر۔ اب میں کیا کروں۔ کیا جواب دوں۔

گنجور۔ ہاں اے وزیر دلیر۔ اب نہیں لازم دیر شمشیر چلا اس کو نیچا دکھلا۔

مسخرا۔ لیجئے میاں کفریت آپ کے باپ کے قاتل وزیر صاحب آئے ہیں۔ اُن سے مقابلہ کرو۔ اپنا غیظ ملہ کرو۔

مہرانگیز۔ اگر مجھے میری چیزیں مل جائیں۔ تو میں جلد جاؤں۔ لوگ خوف نہ کھائیں۔ ورنہ میں آمادہ جنگ ہونگا۔ باپ کے قاتل کی جان لونگا۔

وزیر۔ عجب مشکل میں جان ہے۔ یا خدا تو ہی نگہبان ہے۔

مسخرا۔ وزیر صاحب کیا دیکھتے ہو۔ جلد اس کو دُور کرو۔

وزیر۔ ہاں ہاں میں کچھ سوچتا ہوں۔
مسخرا۔ حضور ٹھنڈے کیوں ہو گئے ہو۔
گنجور۔ کیوں وزیر کیا دیکھتا ہے۔ کیوں کھڑا ہے۔
وزیر۔ حضور!
مسخرا۔ جی جی مت گھبراؤ۔ مت گھبراؤ۔
گنجور۔ کیوں کیوں وزیر صاحب کیا ہوا۔
وزیر۔ جہاں پناہ سچ تو یہ ہے۔ کہ میں نے اس کے باپ کو نہیں مارا۔
گنجور۔ پھر کس نے مارا۔
وزیر۔ جب وہ شہر پر آیا تھا۔ تو اسکو مرا ہوا پایا تھا۔
مسخرا۔ دیکھا بہادری کا فوٹو۔
گنجور۔ تف نابکار تیرے کار ناہنجار پر۔ ہے تو لازم تجھکو موذی جلد کھنچے دار پر۔ جلد بتا۔ اے ایمان۔ اس کے ناک۔ کان۔ دانت۔ آنکھ کہاں ہے۔
مسخرا۔ حضور وہی تو نہیں ہے۔ ورنہ یہ دیکے سچے نہ بنتے۔ یوں کیوں کہتے۔ ضرور وہ اصلی قاتل کے پاس ہوں گے۔
گنجور۔ اچھا جب تک اسکا قاتل نہ ملے تب تک اسکو حوالات میں رکھو۔ بعد اس فریبی کی سزا تجویز کی جائیگی۔ معقول سزا دیجائیگی۔
مہرانگیز۔ اگر یہ وزیر بے پیر اس کا قاتل نہیں تو کون ہے جلد میرے سامنے آئے۔ اپنا حال سنائے۔ ورنہ میں غضبناک ہوتا ہوں۔ سارے شہر کو اتھل پتھل کرتا ہوں۔
مسخرا۔ یا خداوند قدیر۔ یا تقدیر۔ ہم کہاں پھسے۔
دمساز۔ خداوندنعمت۔ حضور کا تخت و تاج تا قیامت سلامت تہریت کا قاتل یہ خاکسار ہے۔
گنجور۔ اگر تو سچا مرد ہشیار ہے تو آگے آ۔ اور اس کے بیٹے سے معافی مانگ۔
دمساز۔ کیوں معافی چاہوں۔ ایسا ہرگز نہ کروں گا جسکے باپ کو مارا۔ اس کے بیٹے سے کیا ڈروں گا۔ اگر اس کو مرنا درکار ہے تو بندہ تیار ہے۔ اور جو راضی نامہ چاہتا ہے۔ تو میں اس کی چیزیں دیتا ہوں۔

مہر انگیز۔ مجھکو اپنی چیزیں درکار ہیں۔ اگر وہ دیدو گے تو میں چلا جاؤنگا کسی کا نام نہ لونگا۔

گنجور۔ بہتر ہے اس کی چیزیں دیدو جھگڑا صاف ہو۔

دمساز۔ یہ لیجئے سب چیزیں موجود ہیں۔

مسخرا۔ آفرین اے جوان با امکان آفرین۔

مہر انگیز۔ بلکہ صد آفرین۔ بے حد آفرین۔ اب میں چلا جاؤں گا کسی کو نہ ستاؤں گا۔

گنجور۔ اے جوان خوشرو۔ نیک خو۔ اپنا حال بیان کر۔ تو کون ہے؟ کہاں رہتا ہے کیا پیشہ ہے؟

دمساز۔ حضور میں وزیر زادہ دمساز ہوں۔ ابن خواجہ قدیم الملک ذی امتیاز ہوں جو شہنشاہ ہفت اقلیم بلند اقبال کا وزیر اعظم ہے۔ ایک دن شہزادہ ممتاز اور میں خستہ دل دمساز۔ دونو کسی غرض سے سفر کو چلے۔ فلک کجرفتار کی تفرقہ پردازی سے جدا ہوئے میں اس کی تلاش میں پھرتا یہاں آیا۔ در شہر بند پایا۔ رات کو اس عفریت پر فتحیاب ہوا۔ مار کر سو رہا۔ صبح کو سنا کہ کسی جھوٹے لاف وزن نے اس کے قاتل ہونے کا دعوے کیا ہے۔ شاہزادی سے شادی کرنے کا منصوبہ کیا ہے۔ اس لئے میں نے خدمت عالی میں عریضہ بھجوایا۔ اور عفریت کی شکل کا پتلا بنایا۔ اس کے اندر اپنی معشوقہ مہر انگیز کو بٹھایا۔ جس کی باتوں سے اس وزیر شریر کو جھوٹا ٹھیرایا۔ اگر سیدھی طرح میں کہتا تو کوئی سچ نہ مانتا۔ اور اس کی بدذاتی کو کوئی نہ جانتا۔

مہر انگیز عالی جاہ قدمبوسی عرض۔ اس پتلے کے اندر یہ خادمہ بیٹھی تھی۔

گنجور۔ آفرین نیک بانو عیش مانے وزیر زادے دمساز ذی امتیاز۔
تیری دلیری پہ آفرین۔ ہزار آفرین ہے۔ بے حد آفرین۔ تیرے صدق پہ ہے ہزار آفرین۔

دمساز۔ ظل اللہ کا سایہ عطوفت ہے۔ بہرحال بندہ زادہ پر چشم عنایت ہے۔

گنجور۔ اے نمک حرام فریبی جعل ساز۔ تو نے یہاں تک ارادہ کیا۔ شاہوں سے نسبت ہونا چاہا۔ تف ہزار تیرے اطوار پر پھٹکار تیرے کار ناہنجار پر۔ دانا دل۔

مسخرا۔ حضرت!

گنجور۔ اس لعنتی کی یہ سزا تجویز ہے کہ اس کا منہ کالا کرو۔ در شہر پر بٹھاؤ۔ تین دن دروازے پر جو لوگ آمد و رفت فرمادیں۔ اسکو پانچ پانچ جوتے لگائیں بعد ازاں ملک بدر کر دیا

یہ کام فی الفور کرو۔

**وزیر۔** اللہ رے نصیب سدھا گیا۔ ادھر ہوا گیا۔

**پہلا درباری۔** جھوٹ بولا شاہ سے کی مسخری۔ تف ہے ناہنجار صورت پر تری۔

**دوسرا۔** تو تو تھا اعلیٰ وزارت سروری۔ ایضاً

**تیسرا۔** لغو گو کیا ہوا بد گوہری۔ ایضاً

**چوتھا۔** کیوں نہ آئے کاذب کیں بد سر سری ایضاً

**مسخرا۔** کیوں رے جھوٹے اب تری نانی مری۔ ایضاً

کیوں ہوئی وہ آپ کی زور آوری۔ ایضاً

**گنجور۔** کرو آگے سے میرے دُور موذی کو۔ وہیں دوزخ کے نار نبور موذی کو۔

**مسخرہ۔** چلئے جناب لیجئے اپنے کام کا انجام۔ بہادری کی گھڈی سر پر منّھ کالا کر دلیجانا۔

**گنجور۔** اے وزیرزاد خوش نہاد۔ میں نے عہد کیا تھا۔ کہ جو شخص اس بلا کو مار یگا۔ وہ میری دختر ملکہ ارجمند بانو سے منسوب ہوگا۔ لہذا اسباب شاہی مہیا ہے۔ میں چاہتا ہوں تم کو بیاہوں اپنے قول سے بری الذمہ ہوں۔

**دمساز۔** خطا معاف ہو۔ غلام سے یہ گستاخی کی حرکت نہ ہوگی۔ یہ ہرگز جرأت نہ ہوگی۔ یہ کام ہمارا نہیں۔ بے ادبی کا یارا نہیں۔ بلکہ شہزادی مُرشد زادی ہے۔ یہ ہماری عقیدت نہادی ہے۔ بادشاہوں کی بیٹیاں شہزادوں کو زیبا ہیں۔ خانہ زادوں کو کب روا ہیں۔

**گنجور۔** پیارے اسمیں تجھے کیوں انکار ہے۔ میرا قول پائدار ہے۔ تو تو وزیرزادہ ہے وزیر شاہ بلند اقبال ہے۔ اگر راہگیر بھی کوئی ہوتا تو بھی میں اپنے عہد سے نہ پھرتا۔

**دمساز۔** آپ بجا فرماتے ہیں۔ مگر ہم کل بادشاہوں کو اپنا آقا سمجھتے ہیں حضرت بھی بجائے بلند اقبال دمماز شاہ ہیں۔ غلام کی پشت پناہ ہیں۔ اگر قبلہ عالم کی یہی آرزو ہے تو شہزادی کی شادی خانہ زاد کی تجویز ہے۔

فدوی جس شہزادے کو لائق دیکھیگا۔ اُس کے ساتھ اُنکی شادی کر دیگا۔

**سب۔** آفرین۔ آفرین۔

**گنجور۔** بہت اچھا یہ ہم نے منظور کیا۔ شہزادی کی شادی کا تم کو اختیار دیا۔ تو ہی اس کا مختار ہے۔ کسی کو کیا سروکار ہے۔

درمسا۔ غلام نہایت شکر گذار ہے۔ جو میری عرض قبول فرمائی۔ میری بات رکھ لی۔

گانا۔ مانوں تورا میں احسان مہربان ۔ مہربان مہربان شہا مہربان
سب کنبے میں ہے تو اعلیٰ ۔ مانوں میں کنہیا مہربان
تیری عنایت کے ہوں قربان ۔ جان وتن من سے ذیشان
یہ جگ میں جاری حکم تیرا ۔ دل کی ملی امید شہا

## باب دوسرا۔ پردہ ساتواں جنگل

مردم خورد گانا۔ نہیں پایا شکار۔ نہیں پایا شکار۔ ڈھونڈ کے ہوئے لاچار
ڈھونڈ کے ہم تو جنگل مارے۔ انسان نہ آیا ہاتھ ہمارے۔
جان چلے ہو بھوک کے مارے۔ کرو یہ کام ہووے اسجا مقام پھر آگے چلیں ایکبار

---

پہلا۔ بھائیو اب آج کوئی شکار ہاتھ نہ لگا بادشاہ کو کیا جواب دوگے۔
دوسرا۔ بھائی بغیر شکار حاصل کئے ہم تو انہیں اپنا منہ نہ دکھائیں گے
تیسرا۔ اب چلو کہیں ڈھونڈو۔ یوں کھڑے کھڑے تو کوئی تمکو نہیں مل جائے گا۔
چوتھا۔ اے بھائی ذرا ادھر دیکھنا یہ کون ہے؟
پہلا۔ یہ کوئی انسان ہے۔
دوسرا۔ ایک چھوڑ دو ہیں۔
تیسرا۔ تو مراد بر آئی۔
چوتھا۔ محنت پوری ہوئی۔
پہلا۔ چلو ذرا ایک طرف چھپ جاؤ جب وہ یہاں آویں فوراً گرفتار کرو۔

(چھپ جانا داخل ہونا ممتاز کا معہ نوکر کے)

نوکر۔ گانا۔ نہ آگے صاحب تم چلو۔ ٹھیرو ابھی ٹھیرو۔
ممتاز۔ کیا بات ہے مجھ سے کہو۔
نوکر۔ اب تھک رہے ہیں پاؤں۔
ممتاز۔ اب جاویں جلدی یہاں سے ہم۔

(مردم خوروں کو دونوں کو گھیر لیا)

مردم خور۔ گانا۔ ہاں پایا انسان۔ ہاں پایا انسان۔ چلو جی گھیر لو اس آن۔ اب آئی ہے بدن میں جان۔

ممتاز۔ یا سبحان یا سبحان یہ آئے کہاں سے ہیں شیطان۔ ۔۔ ڈر کر میری تو اِس آن۔

نوکر۔ چلی ہے جان۔ اد با با ہائے اماں جان۔ ہوا یہ کیا ہے طوفان۔

(مردم خوروں کا اٹھالے جانا)

## باب دوسرا۔ پردہ آٹھواں۔ قید خانہ

پہلا قیدی۔ یا قسمت یہ کیا آفت۔ یا خدا ہمیں کہاں مردم خوروں میں پھنسایا

دوسرا " ۔ خیر بھائی اب قسمت پر شاکر رہو۔ جو ہونا ہوگا۔

تیسرا " ۔ تو فکر نہ کرو آپ کے دو ساتھی اور بھی آرہے ہیں۔

(داخل ہونا ممتاز و نوکر کا)

نوکر۔ ادہو یہاں بھی ہمارے بھائی نظر آتے ہیں۔

ممتاز۔ یا تقدیر بھائی یہ کیا معاملہ ہے؟

پہلا قیدی۔ معاملہ یہ ہے کہ آپ مردم خوروں میں پھنسے ہیں۔ باری باری آپ کباب بنیں گے۔ اور ان کے بادشاہ کے دسترخوان کا حصہ بنینگے۔

ممتاز۔ اچھا یہ بات ہے۔

نوکر۔ تو فکر کی کیا بات ہے۔ مجھ پر بھروسا رکھو۔ میں سب ٹھیک کر دوں گا۔

پہلا قیدی۔ وہ کیسے؟

نوکر۔ کیا میری طاقت نہیں جانتے۔ لو سنو۔

گانا۔ دیکھو زور نیارا میرا۔

دھول جماؤں سب بھلاؤں۔ دھومیں اڑاؤں۔ گال میں دباؤں۔ ناک میں چباؤں لاؤں سرکش اور ناکش ناکاموں کو میں ستے۔ دیکھیں جب آئے ایک ہی لگائے۔ من کو جو بھائے۔ سر پہ جائے دشمن اعلیٰ کا منہ کالا۔ ہوں میں سیانا۔ ہوں میں سیانا ہوں میں سیانا۔

سب - واہ واہ واہ۔

دوسرا - اجی حضرت جب سیج پر لگو گے تب سب زور نظر آجائیگا۔

تیسرا - خدایا ہمیں آفت سے بچا۔

## گانا

قیدی - پھرتے پھرتے دکھ بھرتے آکے ہم سب یہاں پھنسے

آفت جھیلے جان پہ کھیلے آکے ہم سب یہاں پہ پھنسے

کردے پرور احسان ہم پر مقصد پر ہم جائیں سے چلے

تیرے بھروسے تیرے سہارے گھر سے ہم جو آئے چلے

نوکر کیوں گھر سے اپنے آئے۔ ناحق یہ رنج اٹھائے۔ مجھے بھی ساتھ لائے۔ نہ آپ کھانا کھائے نہ مجھکو کچھ کھلائے۔ چلو گھر کو واپس جائیے۔

قیدی - واہ واہ واہ۔ ہاں سچ۔

### باب دوسرا - پردہ نواں - اگلا محل

تہورشاہ - اے وزیر پُر ہنر خوش سیر ہم نے سُنا ہے۔ کہ کل دو آدمی زاد گرفتار ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک نہایت خوش گفتار۔ از حد طرحدار ہے۔ اس لئے اسکو ہمارے حضور میں بلاؤ۔ اس کا حال سناؤ۔

وزیر - بہت اچھا شاہنشاہ داد گر۔ بلاتا ہوں اس کو یہاں زود تر

کوئی جاؤ زنداں تھاریں۔ اسے جا کے لے آؤ دربار میں۔

تہورشاہ - بھلا اے وزیر خوش تقریر آدم زاد بھی ایسی خوش گفتار خوش رفتار ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ان کی نسبت سنتے ہیں۔

وزیر - کیوں نہیں ہر کوئی اپنی قوم میں خوش تقریر ہوتا ہے۔ حسن و صورت میں بے نظیر ہوتا ہے۔ اس میں کیا عجب ہے ۔ ...... تو محکی النسبت ہے۔

(آنا ممتاز و نوکر کا)

تہورشاہ - ہیں یہ دوسرا اس کے ساتھ کون آیا۔

نوکر - حضور میں ان کی دم ہوں آپ کچھ فکر نہ کریں۔

ممتاز - ہے تسلیم عرض اے شہِ نامدار۔ ہے حکمرانی تیری برقرار۔

ہوں محکوم تیرے سب اے شہریار۔ شعار اپنا رکھو پر انصاف کار
کسی ظلم ناحق کی فریاد ہے ۔ ستم مجھ پہ اے صاحب داد ہے

**تہورشاہ۔** اے شخص کیوں اس قدر زار ہے۔ تیری کیا فریاد ہے۔ کیوں بیقرار جلدی بیان کر۔

**نوکر۔** ذرا میری بھی سفارش کرنا۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ آپ بچ جائیں۔ اور میں کڑاہی کا منہ دیکھوں۔

**ممتاز۔** اے جہجاہ یہ کیا ناحق شناسی ہے۔ کہ آپ کے قوم کے لوگ مردم خوری کرتے ہیں۔ انسان اشرف المخلوقات کو کھاتے ہیں۔ خوف خدا نہیں جانتے۔ شاہ و شہزادہ نہیں پہچانتے۔

**تہورشاہ۔** ہماری قوم میں یہ روا ہے۔ کیونکہ انسان کا گوشت نہایت بامزہ ہے

**نوکر۔** مہاسندر چٹنی بناتی تھی۔ یہ نہایت بامزہ سُناتے ہیں۔

**ممتاز۔** شاہا یہ کیا کلام ہے۔ یہ حرکت نافرجام ہے۔ انسان کو کھانا تو کیا دکھ دینا تک حرام ہے۔ آدم خواروں کا شکار ہوں۔

**تہورشاہ** اے وزیر مجھکو اس بیچارے انسان خاکی بنیاد پر رحم آتا ہے۔ اس کی آہ و زاری سے کلیجہ شق کھاتا ہے۔

**وزیر** جہاں پناہ کی عمر دراز خاکسار بھی نہایت ترساں ہے۔ اس کی گریہ سے ہراساں ہے۔

**تہورشاہ۔** اے جوان انسان اپنا حال بیان کر۔ کس ملک سے آیا ہے؟ تیرے شاہ کا نام کیا ہے۔

**ممتاز۔** مرا دردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد۔ وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد
شہا کیا کہوں اپنا میں حال زار۔ نہیں غم اُٹھائیگا مجھ میں قرار۔
جیسے یہاں پھنسا ہوں ایک روز کباب ہوئیگا۔ خیال ہے میری رہائی آدم خوردوں سے محال ہے۔ مگر حسب ارشاد حال سناتا ہوں۔ اصل حقیقت جتاتا ہوں۔

**گانا** حالت تباہی موری۔ حالت تباہی مہربان۔
شاہ بلند اقبال کا ہوں میں فرزند۔ مہر عذارہ کا ہوں میں دلبند۔ ماہتاب شاہی۔

عشق کا ہے طوفان۔ ہے بھنور میں میری جان چین نہ پات جیا مورا النسدن چین چھی۔

---

**نوکر۔** اور حضور میں ان کا بیٹا ہوں۔ اور انکا نوکر ہوں۔ اور فی الحال کام ڈاکٹری کا کرتا ہوں
**تہورشاہ۔** بیشک تیرے چہرے سے شہزادگی ظاہر ہے آثار شہریاری صادر ہے۔
**نوکر۔** اور میرے چہرے سے ڈاکٹری برستی ہے۔
**تہورشاہ۔** کیا تو ڈاکٹر ہے۔ اپنا تجربہ سُنا۔
**نوکر۔** بہت خوب۔
**گانا۔** جیتے کو سلانا۔ مردوں کو جلانا حکیم ہے دانا سیانا ہوں رر ہوں ہوں واہ ہاں دیکھو جان بھی سچا تا ہوں گا میں۔ آ آ آ ہاں۔
پٹی لگانا اسکو اڑانا جھٹ پٹ جھٹ پٹ۔ سارے ڈاکٹر میرے آگے ہیچ سب سول ہیچ۔
باد اسری کے جو لوگ ہیں آتے۔ کو ملو کٹا کے لیتے جلاب۔ ٹوں ٹرار۔ ٹوں ٹرلر۔ ٹوں ٹرار۔
ٹواں ٹرار۔

---

**تہور۔** بھلا اے شہزادے تو تخت و تاج چھوکر کیوں آوارہ ہوا۔ اس طرح کیوں آنکلا۔
**نوکر۔** لے پالک سے شاہی منسوخ ہوئی۔ بیچارہ غیرت کے مارے کباب بننے آیا ہے۔
**ممتاز۔** شہزادی زرنگار کی ہے بینظیر نام ۔ اسکے سوال پانچ اے شاہ خوش کلام
ذمہ لیا ہے ۔ کہ پورے کروں تمام۔ اس میں سے اک سوال کا تو ہو گیا ہے کام
اب دوسرے کی فکر میں نکلا تھا میں شہا۔ آکر تمہارے ملک میں محبوس ہو لیا
**تہورشاہ۔** شہزادے تیرے حال پہ عبرت ہوئی مجھے۔ تیری نصیحتوں سے خجالت ہوئی مجھے
انسانوں کے ستانے کی دہشت ہوئی مجھے۔ کرتا ہوں توبہ ایسی ہدایت ہوئی مجھے
اب سے یہ کار بد نہ کوئی تم ذرہ کرو۔ جتنے ہیں قیدخانے میں ان کو رہا کرد
**نوکر۔** چلو ٹھیک ہوا۔ درجہ خواجہ سرا تو میری فرقت میں ہچکی لے لے کے مرجاتا ہے
**وزیر۔** بہت خوب ہوا ہے جو ارشاد شاہ۔ کبھی ہم سے نہ ہوگا ایسا گناہ
ملی ہے ہدایت ہمکو جو راہ کی ۔ رہا قید انسان ہوں بے اشتباہ

ممتاز ۔ زہے لطف و اکرام اے شہنشاہ ۔ کرم اس گھڑی مجھ پہ بے حد کیا ۔
دعا دیتا تمکو چلا جاؤں گا ؛ ؛ ۔ کبھی بعد مطلب کے پھر آؤنگا
مہربانی اے شاہ اب کیجئے ؛ ۔ اجازت مجھے جانے کی دیجئے
تہورشاہ اے شہزادے کیوں بیقرار ہوتا ہے ۔ میں بخوشی تجھے رخصت دیتا ہوں
بلکہ تیرے ساتھ حفظ و امان کے لئے لشکر روانہ کرتا ہوں ۔ تاکہ کوئی
تجھے اذیت نہ دے خوف منزل مراد تک چلا جائے ۔
ممتاز ۔ نہایت ہیں آپ کا بہت ممنون احسان ہوں ۔
گانا ۔ آسا موری رے پار کرو گے ۔ حاجت موری رے
اب عیش خوشی کی نشانی ملی ہے ۔ رنج و الم ہوا دُور ۔

# ڈراپ سین

## باب تیسرا ۔ پردہ پہلا ۔ دربار پرویز شاہ

رامشگر ۔ گانا ۔ ساجے تو ہے سر دریاں ہر گھڑیاں سب راجن ہیں ۔ تجھ سما
ناہیں ہر گنیں ہیں ۔
حکم راج تورا اج مانے نر اور ناری ؛ ؛ ۔ تن من واری بل چھیں ری جاویں تو پہ واری
سا م گ رے سا ۔ رے سا نی دھا پا دھا یا ۔ دھا نی سا نی دھا ۔ پ م گ رے سا ۔ گ د رے ما ما
گ پ پ م دھا ۔ دھا پ نی نی دھا ۔ سا ہا م گ رے سا ۔ پ م گ رے سا رے سا نی دھا پہ دھا
نی سا نی دھا پ م پا ۔ گ م گ رے سا م گ پپا م نی پپا م گ رے سا نی رے سا ۔
درباری ا ۔ شہنشاہ عالی فرید دل نہاد ۔ ترے عہد میں ہے ہر اک شاد باد
" ۲ ہے مشہور عالم تیری النسداد ۔ ہر اک دل کی پاتا ہے اپنے مراد
" ۳ تیرے عہد کی پیروی کرتے سب ۔ اگر ہوتے جمشید دارا قباد ؛ ؛
" ۴ ۔ تیرے عدل سے رہتے ہیں امن ۔ رعایا برایا سبھی شاد شاد
" اروز افزوں ہو تجھے بالا تری ۔ ختم ہے تجھ پر مسافر پروری
" ۲ ملک میں تیرے مسافر پاکے چین ؛ ۔ دیتے ہیں تجھ کو دعا بہتری
" ۳ میزباں ہو تو مسافر مہمان ؛ ۔ یہ بھی تو اک ہے نشان سروری

درباری ۴۔ یہ مسافر پروری کا ہے صلہ۔ فوق شاہوں پر ہے تیری برتری۔

پرویز۔ فضل خدا سے شاہ جو با امتیاز ہو۔ لازم ہے اس کو ملک کا وہ کارساز ہو
آرام پائیں سب نہ کوئی دلگداز ہو۔ سب کچھ ہو پر زیادہ مسافرنواز ہو
آرام عہد میں جو مسافر نہ پائیں گے۔ تو جاکے اپنے ملک میں وہ کیا سنائینگے

درباری (۱) شاہ کا خیال بجا ہے۔ اس بات کا ہر ملک میں چرچا ہے۔ ہر ایک بادشاہ واقف ہیں۔ تمام ادنی و عالی آپکے واقف ہیں۔

خردمند۔ اے شاہ ذی وقار یہ حاضر ہی خاکسار۔ تسلیم کرکے ہے یہ دعا گو اے تاجدار
تابندہ مہر عدل رہے تیرا بے شمار۔ مہماں نوازی تیری ابد تک ہو برقرار
جتنے مسافر آئے سرا میں ہیں یگماں۔ آئینگے شکریہ کے لئے آج وہ یہاں

پرویز۔ اچھا انہیں ضرور لے آؤ میرے حضور۔ تا ان کا حال ہو میری سرکار میں ظہور

خردمند۔ بہت خوب اے شاہ عالی نشاں۔ کوئی دم میں لائینگے اسکو یہاں

سب۔ گانا۔ افزوں نسدن ہو اقبال دشمن تیرا ہو پامال
ہووے ترقی یہ شوکت تیری تسدن اے سرتاج ہاں ہاں
حق دعا ہے یہ التجا تیرا دشمن ہو محتاج۔
مہمان نوازی تمہاری کا شہرہ عالم میں ہے برپا ہاں ہاں
تیری سخاوت کا ہر ایک شہر میں ہے عیاں ہے چرچا

---

(داخل ہونا ممتاز و نوکر کا)

ممتاز۔ اے شاہ عادل دریا دل رشک حاتم فریدوں حشم۔ میں ہزار جان سے آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپکے شہر میں آیا نہایت آرام پایا۔

پرویز۔ اے جوان نیکذات عالی صفات اپنا حال بیان کر کہاں سے آیا کدھر جائیگا۔

ممتاز۔ گانا۔ وار وار من تن تسدن توپے۔ شہر میں آکے تورے بہت چین پایا ہو
مہربان مہمان نواز سیز یاں عالیشان۔ چین تیرو مہاراجہ سارے جگ میں بھایا ہو

نوبانی۔ میرا حال سُنئے شہ نامور۔ شہ ہفت اقلیم کا ہوں پسر
میرا نام اے شاہ ممتاز ہے۔ شب و روز جو رہتا ناساز ہے

پرویز- کون ممتاز- ابن بلند اقبال- ملکہ مہر عذار کا پسر میرا خالہ زاد بھائی

نوکر- واہ یہ تو بھائی نکل پڑے نہ میری اماں نے کوئی دوسرا بیٹا جنا نہ میری خالہ نے-

ممتاز- میں کون عزیز بھائی پرویز شکر صد شکر کہ آپ کی قدم بوسی نصیب ہوئی- جو ایک مدت سے آرزو تھی-

پرویز- بھائی جان جب سے خالہ صاحبہ کا خط آیا ہے- آپکا حال تحریر فرمایا ہے تب سے میری والدہ نے عنان صبر چھوڑا ہے- عیش و آرام سے منہ موڑا ہے- ہر وقت تمہاری یاد طاری ہے- نہایت بے قراری ہے-

نوکر- بیچاری عورتیں بہت نرم دل کی ہوتی ہیں-

خردمند- نہ کیوں آج ہو شادمانی بپا- مبارک برادر کا ملنا تھا-

نوکر- نہ بھائی مجھے کوئی لیکن ملا-

درباری- ۱- کرم یہ خدا نے ہویدا کیا- کہ بچھڑے دلوں سے ملا دیا-

نوکر- ولے مجھ سے خواجہ سرا چھٹ گیا-

درباری (۲)- نہ اب ہجر کی شکل آئے نظر- سدا شادمانی ہو شام و سحر

نوکر- ہو خواجہ سرا میری رہیں مگر-

درباری (۳)- کیا حق نے لطف و کرم جلوہ گر- ہم مل گئے آج جان و جگر

نوکر- گئی روز افزوں میری کدھر

درباری (۴)- مہ و مہر جبتک ہیں یہ چرخ پر- جدائی کی صورت نہ آئے نظر

نوکر- جہاں میں مشہور ہوں ڈانگر

پرویز- اب چلئے بھائی محل میں آرام کیجئے- دور اپنے دل سے رنج و الام کیجئے-
اور سے میری ملکے وہ خوش کلام کیجئے- چین آئے جس سے انکو وہ انجام کیجئے

نوکر- توبہ خدایا دنیا میں اکیلا پیٹنے ہی رہنا تھا۔ نہ ماں نہ باپ نہ بیٹا نہ بھائی نہ خالہ بہن- ایک ہیں دوسری میری خواجہ سرا وہ ہی-

ممتاز- مشتاق خالہ صاحبہ کا میں بھی ویسے ہوں- چلئے گا جلد جا کے قدمبوسی میں کروں

گانا- بہاوت جاں والی دن رین- کیسے مہربان- بہاوت

ہر بار ہی پیاری پائی خوشی بہاری-

## باب تیسرا۔ پردہ دوسرا۔ اگلا محل

(۱) غدار گانا۔ تیرے بن نہیں چین ہے ممتاز پیارا۔ نین سے نیر جاری۔ تیرے بن آکر مل او دل آزار ورنہ تن بن جاوے۔ فانی فانی نشانی جانی جانی جانی۔ جل جلا کر کے ہوئی۔ میری جان اخگر۔ کیوں عزیزوں سے منہ کو موڑا پیارے۔

---

(۱) سہیلی۔ بانو صاحبہ کتنے دن سے آپ اُداس ہو۔ باختہ ہواس ہو۔ یہ کیا اسرار ہے آپ کو کیوں انتشار ہے۔
آپکی پژمردگی سے ہر کوئی بیقرار ہے۔ کیا سبب اس کا ہے ہمسے بھی وہ کر دو آشکار
دور ہو جائے جس سے ہم سبھو نکا انتشار
(۲) سہیلی۔ دو تین دن سے سچ ہے تمہیں دیکھکر اُداس۔ ہم لونڈیوں کے ہوگئے ہیں باختہ حواس
ہر وقت گھیرے رہتا ہے تمکو ہجوم یاس
غدار۔ کیا سناؤں بیقراری کا تمہیں اپنی بیاں۔ خط میری ہمشیر نے اک بھیجا ہے مجھکو یہاں
اس میں مضمون بر سر تحریر ہے یہ گماں۔ بھانجا ممتاز میرا گم ہو اجانے کہاں
بس اس درد نہاں سے ہو رہی ہوں نیم جاں
(۳) سہیلی۔ کچھ سبب بھی تو کہا ہوگا کہ کیونکر گم ہوا۔ کیا ضرورت تھی کہ گھر بار سے جو چل دیا
غدار۔ بے نظر شاہزادی ایک کوئی نیک خصال۔ سخت تیز کرتے ہیں پانچ اسنے کوئی اپنے سوال
سب سوالوں کا جواب اسکو جو دیوے فی الحال اس سے وہ شاد ہوگا اسکے ہی وصال
پورا کرنے کے لیئے انکے گیا ممتاز ہے۔ ساتھ ساتھ اس کے گیا ہمراہی میں دمساز ہے
(۴) سہیلی جیرمت گھبرایئے نیکو خصال۔ وہ بھی تو ہوگا کبھی فرخندہ حال
رفتہ رفتہ اسکا مل جائیگا حال۔ دور بس کر دیجے رنج و ملال۔
ہے تردد کا عبث تمکو خیال
غدار۔ بیقراری انتشاری دلکی تو جاتی نہیں۔ اس تردد میں میری جان چین کچھ پاتی نہیں
(۱) سہیلی۔ ہے عبث بے فائدہ تم کو تردد کا گماں
غدار۔ کیا کروں دل اس فکر نے مجھکو کیا ہے ناتواں
(۵) سہیلی۔ اے بانو شاد شاد ہو غم دور کیجئے۔ دلکو وفور شادی سے مسرور کیجئے

پرویز شاہ آپ کے فرزند آتے ہیں۔ ہمراہی میں ممتاز بھی خورسند آتے ہیں

ممتاز۔ تسلیم عرض خدمت اقدس میں خالہ جاں

غدار۔ جیتے رہو لے بیٹا تھے اتنے دنوں کہاں۔

نوکر۔ میرا بھی مجرا قبول ہو۔

غدار۔ حال جبدن سے سنا تھا تیرا اے نور نظر۔ صدمۂ جانکاہ رہتا تھا مجھے آٹھوں پہر

ممتاز۔ کیا کہوں میں ایک سخت پر تیار ہوں۔ جسکی کوشش میں میں اب تلک بہت ناچار ہوں

آج پھرتے پھرتے آنکلا یہاں میں ناگہاں۔ ہوئی قدمبوسی مجھے آپکی ہوں شادماں

بھائی جان اور خالہ جان دونو ہی رخصت دو مجھے۔ اس طرف کے جانیکی یعنی اجازت دو مجھے

غدار۔ مجھکو وہ تمہارا کار سخت معلوم ہے۔ مگر بیٹا ابھی کچھ نہیں گیا۔ اس خیال سے

باز آؤ۔ ناحق کی زحمت نہ اُٹھاؤ۔

نوکر۔ مینے کتنا سر پھوڑا۔ مگر حضور سُنتے ہی نہیں۔

ممتاز۔ مہربان خالہ اس بارے میں مَیں نے نہ کسی کی سُنی ہے۔ اور نہ سنوں گا

اپنے عہد پر مستحکم رہونگا۔

بہتر ہے اب تو خالہ جی کچھ مہر کیجئے۔ جس کام کو نکلا ہوں وہاں جانے دیجئے

غدار۔ بیٹا نہ اسمیں ضد کرو جانے دو یہ خیال۔ میں جان جان بوجھ کے اس غم میں نہ پڑ ڈال

پرویز۔ بھائی جو آنکا کہنا ہے میرا بھی وہی حال۔ اس فکر میں نہ رہیے محبت چھوڑ دو خیال

نوکر۔ تو کوئی لے پالک ہی ڈھونڈ دیجئے۔

ممتاز۔ بھائی جان اسمیں نہ کچھ فرمایئے۔ زیادہ اس میں مجھکو بس سمجھایئے

میں نہ اب اس کام سے باز آؤنگا۔ جستجو میں میں تو اسکی جاؤں گا

نوکر۔ تو یہ کیا خر مغز آدمی ہے۔

غدار۔ خیر ہے مرضی تمہاری یہی میں ناچاہوں۔ پھر بھی سمجھاتی ہیں اے پیارے تمہیں بابا ہوں

نوکر۔ مگر یہ سُنیں بھی۔

پرویز۔ ہے مصمم یہ ارادہ آپ کا۔ پھر نہیں تنہا تمہیں جانا بھلا

دیکھئے اے مادر مشفق رضا۔ ان کی ہمراہی میں بھی جاؤں گا

غدار۔ اگر تمہاری ہے خوشی تو جاؤ تم۔ میری جانب سے نہ کچھ شرماؤ تم

میں ہر حال میں تمہاری خوشی چاہتی ہوں۔ اور ساتھ ہی بہتری چاہتی ہوں آئندہ تمہیں اختیار ہے۔

ممتاز۔ بھائی جان آپ کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں۔ میرے ساتھ آتے ہیں۔

پرویز۔ نہیں بھائی جان میں ضرور آؤں گا۔ ایک سے دو بہتر ہوتے ہیں۔ آپ کیوں اسرار کرتے ہیں۔

نوکر۔ لو دوسرا تو میں ہوں۔

ممتاز۔ اچھا آپ کا خیال یوں ہے تو میں ٹال نہیں سکتا۔

غدار۔ خیر اب چلو۔ ابھی تو آرام کرو۔ کل سفر کی تیاری کر کے روانہ ہونا۔

ممتاز۔ بہت اچھا تشریف لے چلئے۔

نوکر۔ پہلے گھر سے تین آدمی نکلے تھے۔ تو دریا نے غوطے دیئے۔ اب تین آدمی جاتے ہیں۔ خدا ہی بھلا کرے۔ تین کانے ہوتے ہیں۔

ممتاز۔ لے اب چل۔

نوکر۔ اجی میاں۔ اب یہ وہم چھوڑ دو۔ ملکہ نہ ملی تو بلا سے دکھ نہ جھیلو۔

ممتاز۔ تو تجھے کیا۔

نوکر۔ مجھے کچھ نہیں تمہارے ساتھ میرا بھی تو حال برا ہوتا ہے۔

مجھے آپ کے جھگڑے نے مار ڈالا۔ تمہیں ملکہ کے رگڑنے نے مار ڈالا۔
کی جو اس نے یاری ہوئی تھوڑی خواری۔ سہا سندر کا درجہ اتار ڈالا۔
کہیں شیدی شیطان کہیں حور غلمان۔ قید خانے میں لوہے کا مار ڈالا
میرا نام اکبر صاحب مسٹر ڈاکٹر ساری پبلک کا نقشہ اتار ڈالا۔

ممتاز۔ اچھا اب زیادہ نہ بک چل آرام کریں۔ (جانا)

## باب تیسرا پردہ تیسرا محل

سہیلیاں۔ گانا۔ کیا کیا پیارا اپنا پیا ہے کا زہرہ جمال حسن اعلیٰ روپ بالا کیا نینوں جادو ہے پایا۔ کیا زلفیں کیا ہی مارا اژدہا۔ گال رنگت میں گل سے بہتر۔ مست آنکھیں۔ میٹھی باتیں۔ دم میں عاشق کے دل کو بھایا۔ چہرہ جیسے قمر ہے بھولی بھالی۔ سکھیاں ساری تو یہ دولہی۔ عاشق کے دل کو ترسایا سدا۔

رداخل ہونا ممتاز درانی کا۔ اور امتحان شروع ہونا پہلے نیزہ بازی۔ پھر تیر اندازی
پھر تلوار بازی۔ پھر کشتی۔ پھر شناوری کا ہونا۔ ممتاز کا فتح پانا۔ ے کا نعرہ بلند ہونا،
راج۔ آپ سب فنوں میں مجھسے جیتے اب ایک فن موسیقی رہا۔
ممتاز۔ اس میں بھی حاضر ہوں فرمایئے۔
راج۔ گانا۔ میں ساجنا مورے بھائی رے۔ ارے جانی دلبر ہونیں تورے در سے۔
کیسی کہڑی ساجن اب تو لاگ رہی۔ جیرا پاوت سکھ چین۔

---

سب واہ واہ واہ
نوکر۔ واہ کیا گایا۔ اجی ہماری شہزادی صاحب کا گانا سناؤ تو پھڑک جاؤ۔ ہاں
جی شروع ہوجائے۔
ممتاز۔ گانا۔ م گ م م ک م د ہ سا۔ نی وہ م وہ نی وہ م گ گ سا سا گ م
وہ نی وہ م گ نی وہ م وہ نی نی وہ م گ گ سا گ م وہ م وہ سا۔ نی نی وہ م گ
سا گ م سا سا سا نی نی وہ وہ م دہ سا نی وہ م گ گ سا۔
لال جی نے کرہون۔ مائی سانوں برجوری موری آنکھیں میں پڑت گلال۔
کہیں کے دن تمی بسرائے مورے جیا میں بہت کچھ خیال۔

---

سب واہ واہ واہ پڑلے۔
پرویز۔ کیوں مہارانی اب کیا حال ہے؟
راج۔ بیشک میں ہاری اور موافق اپنے عہد کے انکی ہوچکی۔
ممتاز۔ اچھا اب وہ ڈولہ حاضر کریں جس کی خاطر مجھے اتنی تکلیفیں سہنی پڑیں۔
راج۔ لیجئے حاضر ہے (ڈولہ کا آنا دونوں کا سوار ہوکر جانا،
نوکر۔ بھائی سچ پوچھو تو ہم کو خاک مزہ نہیں آیا۔ ان سے تو میں اچھا گاتا ہوں۔
سب۔ وہ کیسے؟
نوکر۔ گانا۔ ذرا سننا سننا۔ ہاں ہاں
ذرا سننا سننا چھم چھم چھم چھم چھم

کامل ہیں ہم طب میں حکمت میں مشاق - میرے گئے خواہاں نہیں تو چوڑیکے مشتاق
یار بن ہو گا چمن سنسان - ان میرا تو ہاں - یار بن
لاؤں اچھے نار طرے جب ہو وصل جانان -
پاس بٹھا کر گلے لگا کر کرلینا راضی - الفت جب ہو دو طرفی تو کیا کرے قاضی
اور اچھالوں چُما -

## باب تیسرا - پردہ پانچواں - انگلا محل

**ماہ غدار گانا** - آہ میں بھراں گی سدا - آئی نہ واں کی خبر یا
پرویز ممتاز دونوں گئے ہیں - راہ ان کی دیکھ دیکھ کے - دن مروں گی یہاں
کوئی وہاں جاؤ خبر لے آؤ - انتظاری کب تلک میں - دونوں کی کروں گی یہاں

---

پرویز اور ممتاز کی آئی نہیں کوئی خبر - خیریت سے لانا انکو اے خدا بحر و بر
ان کے سر پر دکھ ہونے پائے کوئی ابھر ہے وہ ان دونوں کے حقیقت میری شام و سحر
خیر سے اللہ انکو لا تو اے میرے بہر گا

**دربان** - اے بانو دلیں شاد ہو غم دور کیجئے - ہر طرح دل کو شاد کیجئے مسرور کیجئے
پرویز شاہ آئے ہیں ساتھ ہے ممتاز - ہیں ڈولہ راج رانی کا ہمراہ دلنواز

**غدار** - آئے میرے پیارے بیٹو ہونہار و - میں قربان تم دونوں پر آن - میں اسی فکر میں تھی - تمہارے ہی ذکر میں تھی - تمہارے ہی ذکر میں تھی شکر خدا اگر تم ملگئے آکر

**پرویز** - مادر مہربان ہمکو بھی یہی سوچ تھی - آپکے قدم بوس ہونیکی آرزو تھی -

**غدار** - کہو اے بیٹا جس کام کو گئے تھے وہ انجام ہوا -

**ممتاز** - مہربان آپکی دعا نے کچھ ایسا اثر دکھایا - کہ بخوبی اسکام کو انجام تک پہنچایا - یہ راج رانی آئی ہے - ڈولہ بھی ساتھ لائی ہے -

**راج** - مادر مہربان بندگی عرض ہے میں نہایت نازاں ہوں کہ آپکی قدمبوسی حاصل ہوئی

**غدار** - میں بھی تمہاری بہت ممنون احسان ہوئی - کہ یہاں آنیکا بار اٹھایا - میرے بھانجے کو ایک مہم سے چھڑایا -

نوکر۔ شہزادے ممتاز نے ہر ایک بات میں انہیں نیچا دکھایا۔ یہ آئے ورنہ کوئی ان کا ساتھ تک بھی نہ دیکھتا۔

راج۔ جی ہاں ہیں۔ نے تو چڑھایا۔ مگر یہ چھوئیں بھی تو۔

غدار۔ ہائیں یہ کیا مفصل تو کہو۔

راج وہ یوں کہ ابھی تین سوال ملکہ بے نظیر کے باقی ہیں۔

غدار۔ نہیں ممتاز۔ اب تو اس کام سے باز آ۔ زیادہ اپنی جان نہ پھنسا۔

نوکر۔ بے نظیر نہ ملی تو بلا سے۔ ایک مہا سندر دوسری راج رانی۔ لے پالک سے شادی منسوخ ہو گیا ہوا۔ گویا ممتاز کی دو بغلیں گرم ہوئیں اور میں یوں ہی رہا۔

ممتاز۔ ذرہ خیال تو فرمائیے جہاں میں نے دو سوال پورے کئے تو باقی اور نہ کرسکونگا نہیں نہیں ہر گز ہمت نہ چھوڑونگا۔ بہر امکان انکو پورا کروں گا۔

نوکر۔ اچھا ڈولہ لینے گئے کہ ڈولہ میں بیٹھنے والی کو بھی ہمراہ گھسیٹ لائے۔

غدار۔ خیر تمہیں اختیار ہے۔ مگر چند روز ہمارے یہاں رہو آشوب سفر سے تھکے ہو آرام کرو۔

ممتاز۔ زنہار وہاں تک مجھے آرام نہ ہوگا ۔ جب تک یہ میرے کام کا انجام نہ ہوگا بہتر ہے مجھے اجازت دیجے گھر کی طرف رخصت کیجیے اگر حیات باقی ہے تو پھر کبھی آ ملونگا قدمبوسی حاصل کروں گا

نوکر۔ اے صاحب بتلایئے کیسے ہو سکتا ہے کہ بے نظیر اور مہا سندر تو شہر زرنگار میں ہیں۔ اور یہ یہاں۔ یہ تو بہر حال وہاں پہنچینگے۔

غدار۔ خیر اگر اسکی خوشی اسی میں ہے تو مجھے کسی قسم کا اصرار نہیں۔

ممتاز۔ گانا۔ دیجے رضا موہے کو اے میرے مہرباں۔

غدار۔ جاؤ میرے پیارے دولارے بلہارے نثارے ہم سارے ہووے تم پہ ہر آن۔

خوش گھر کو اپنے پیارے تم سدھارو۔ اور خیر موہے واکی بھجو بھجو ساری تم جاؤ

ممتاز۔ دستاں کردو رخصت اب مجھے یاد وطن آتا ہے

آ موئے وحشی کو پھر یاد ختن آتا ہے

اڑ کے جاؤں ہے تمنا بوئے گل ملکہ بے نظیر اور مہا سندر سے آ دل ملکہ۔

## باب تیسرا۔ پردہ چھٹا۔ ملک بےنظیر کا محل

سہیلیاں۔ گانا۔ مناوری مناوری خوشحال ہردم مناوے
مہاسندر اور ملکہ پیاری جگ جگ کرے سرداری۔ ہردم مناوری
گاؤ بجاؤ دونوں کو جاؤ دہل مل سب جاوے واری۔ ہردم مناوری

مہاسندر۔ ابتو انتظاریاں جان لیتی ہے۔ کسی کروٹ نہ چین نہ ہے آرام ہے ہردم رنج والم سے کام ہے۔

بےنظیر۔ سہی کیوں دل کو پژمردہ کرتی ہے کوئی دم میں آپکے معشوق کی سواری آتی ہے

نوکر۔ گانا۔ چھوڑو رونا دھونا اور خوشیاں مناؤ۔ آں ہیرے متمار آئے خوشیاں مناؤ
راج رانی ہمراہ لائے خوشیاں مناؤ۔ اور ڈولہ ساتھ لائے خوشیاں مناؤ

---

مہاسندر۔ آئیے آئیے مہارانی جی خیریت سے عافیت ہے۔

راج رانی۔ آپکی عنایت سے آپکی شفقت ہے۔ وہی ہمارے بھاگ کہ مہاسندر کے درشن نصیب ہوئے۔

بےنظیر۔ آئیے آئیے مہارانی جی۔ ہمپر لطف و کرم فرمانے والی۔

راج۔ میں آپکی عنایت کی بہت مشکور ہوں۔

نوکر۔ چلو اس وقت خوش وقتی کی خوشیاں مناؤ۔

سہیلیاں۔ گانا۔ آؤ گاؤ خوشی ہی یہاں ابھی سبھی گئیاں گلشن بیچ چاتی کلیاں۔ ہل مل کر د چھلیلیاں۔
جھنک جھنک پائل باجے۔ چھن چھنی موری۔ کہو کہو ہی خوشی کے ساتھ۔ دشمن درجن کی بازی ہے مات۔
کوئی ناچے گاوے کوئی واری جاوے۔ کام دانا کا ہر دم ہر دن۔ نت گنگاو سب ہاں ہاں ہاں۔ نہیں کوئی ثانی رب۔ ہاں ہاں۔ ہاں۔ کہوں ہاں قوم قوم قوم

# ڈراپ

# التماس

یہ کتاب مکمل ڈراما شہزادہ ممتاز سوال دوم مصنفہ جناب لالہ دھنپت رائے صاحب بیکس منیجر دی پنجاب میوزیکل تھیٹریکل کمپنی ہذا سے ہمنے حق تصنیف لے کر اس کو نہایت صحت اور صفائی کے ساتھ چھپوایا ہے۔ لہذا کوئی صاحب اس کو چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نہ کریں ورنہ بعوض نفع کے نقصان اٹھانا پڑیگا۔ نیز اس دکان میں ہر ایک قسم کی کتابیں ناول۔ ناٹک۔ قصہ جات۔ کتب گورمکھی وناگری بارعایت ارسال خدمت ہوسکتی ہیں۔

المشتہر

**ملک شاہ دین ولد ملک امیر دین تاجران کتب**

کشمیری بازار لاہور

# نو طبع مکمل مع نثر ڈرامے مفصلہ ذیل چھپکر فروخت ہو رہے ہیں

| قیمت | نام مصنف | نام کتاب |
|---|---|---|
| ۱۲/ | مصنفہ سید مہدی حسن صاحب احسن لکھنوی | مار آستین عرف ہملیٹ |
| ۹/ | " | رومیو جولیٹ مشہور گلنار فیروز |
| ۱۰/ | " | گلستان عصمت چندراولی نیک نیت |
| .. | " | مرچنٹ آف وینس عرف دلفروش |
| ۸/ | " سید عباس علی صاحب | آئینہ سکندری عرف جام جہاں نما |
| .. | " " | خوش روحسینہ عرف گلروزینہ |
| ۱۰/ | " منشی محمد مراد صاحب | آب ابلیس |
| ۱۲/ | " طالب | مہاراجہ گوپی چند |
| ۱۰/ | " منشی دھنپت رائے صاحب | شہزادہ ممتاز سوال اول |
| ۹/ | " " | " " دوم |
| ۶/ | " غلام محی الدین صاحب | امداد غفار |
| ۸/ | " نفنس خاں | کنک تارا |
| ۹/ | " آغا حشر | اسیر حرص |
| ۹/ | " دادی گریس | نئی چترا بکاولی |
| ۸/ | " پنڈت ہرگوبند صاحب | چندر سین و کملاوتی |
| ۶/ | " ہوری لائٹرنگ کمپنی | مکر ابلیس عرف ستم ہامان |
| ۶/ | " رونق | عاشق صادق عرف ہیر رانجھا |
| ۲/ | " چراغ | بدر بادشاہ ایران و جوہر شاہزادی |
| ۳/ | " میر حسن خاں صاحب | افسون عشق |
| ۳/ | " غلام علی صاحب | گل و صنوبر |
| ۲/ | " " | شہزادہ گلرو و نسیم |
| ۶/ | " بے تاب | مکمل قتل نظیر |
| ۶/ | " غلام علی صاحب | آفتاب اجودیہ عرف ہریش چندر |
| ۶/ | " دھنپت رائے | رکمنی منگل |
| ۴/ | " " | اوجین نگری عرف مہاراجہ بھرتری |
| ۶/ | " دھنپت رائے | بلاد بھگت |

## علاوہ انکے اور بہت سے اصلی ناٹک زیر طبع ہیں

نوٹ - ناٹک بمبئی - آگرہ - پنجاب ہر قسم کے اس دوکان میں برائے فروخت موجود ہیں درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہیے +

## ملک شاہ دین خلف ملک امیر الدین تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

تم لاکھ کہے جاؤ کہ دیکھا ہے زمانہ ٭ آنکھیں تو یہ کہتی ہیں کہ ہاں کچھ نہیں دیکھا

# مفصلہ ذیل کتب

## ایک نہایت دلچسپ طرز میں لکھی گئیں ہیں قابل دید ہیں

ترانے ٹھمریاں کافیاں غزلیں اور عمدہ عمدہ نازک خیال انمیں درج ہیں رنگین مزاج اٹھائیں آج پڑھکر فائدہ

| | | |
|---|---|---|
| عروس چمن، عشرت بہار گلشن، ۷ جلد اکیس حصہ فی جلد ۲ر مکمل | ۱۴ر | جس میں نہایت اعلےٰ درجہ کی غزلیں اور اشعار لکھے گئے ہیں |
| حسینوں کی ترچھی نظر چہار حصہ | عہ ر | جس میں نہایت عمدہ ترانے ٹھمریاں غزلیں درج ہیں |
| فتنہ محشر یعنے مجموعی قوانین | ۱ر | ایضاً |
| ترانہ دلکش | ۳ر | ایضاً |
| حسینوں کے ناز | ۲ر | ایضاً |
| فریاد بابل | ۲ر | ایضاً |
| کلیات میران شاہ | ۹ر | اسمیں کافیاں اور غزلیں اعلےٰ پیرایہ میں درج ہیں |
| دیوان نجات العاشقین | ۲ر | ″ |
| مجمع اشعار | ۲ر | ″ |
| انجمن عشرت فردوس حصہ اول | ۲ر | نازک خیالوں کا مجموعہ اردو پنجابی |
| ″ دوم | ۲ر | ″ |
| تحفہ بے نظیر | ۵ر | دیوان حافظ کا ترجمہ پنجابی نظم میں ہے |
| تاریخ کلام اکبر حصہ اول | ۴ر | جسمیں نعتیہ اشعار و ترانہ وغیرہ درج ہیں |
| ″ دوم | ۴ر | ″ |
| [illegible] مناقب حصہ اول | ۶ر | یعنے ممتاز پوربی کی غزلوں ترانوں اور ٹھمریوں کا قابل دید مجموعہ ہے |
| ″ دوم | ۴ر | |
| حدیقہ [illegible] حصہ چہارم | ۸ر | |
| دیوان [illegible] یعنے بہارستان نعت | ۴ر | اسمیں صوفیہ مذاق کی نہایت پُر درد غزلوں کا مجموعہ ہے |
| سکینہ نعت | ۴ر | ہر سہ کتب جدید طبع ہوئی ہیں نہایت اعلےٰ اور رنگین |
| نگینہ نعت | ۴ر | نعتیہ غزلیں درج ہیں ضرور ملاحظہ فرماویں |
| مدینہ نعت | ۴ر | |

ملک شاہ دین خلف ملک امیر الدین تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

[illegible]